Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 5

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

22 محرم الحرام 1429 ہجری 31 صلح 1387 ہش 31 جنوری 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ (سورۃ الحجر:۱۰)

’’اس ذکر (یعنی قرآن) کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔‘‘

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ o فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ o لَّا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ۔

(الواقعہ:۷۸-۸۰)

’’یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے اور اس قرآن کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔‘‘

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل:۷۹)

’’تو سورج کے ڈھلنے (کے وقت) تک (مختلف گھڑیوں میں) نماز کو عمدگی سے ادا کیا کر اور صبح کے وقت (قرآن) کے پڑھنے کو بھی (لازم سمجھ) صبح کے وقت (قرآن) کا پڑھنا یقیناً (اللہ کے حضور ایک) مقبول عمل ہے۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ طَعْمُھَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَھَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَطَعْمُھَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ طَعْمُھَا مُرٌّ وَلَا رِیْحَ لَھَا۔

(ابوداؤد کتاب الادب من یؤمران یجالس)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْئٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔

(ترمذی فضائل القرآن باب من قرأحرفا)

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے

’’یاد رکھو قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کی اپنی غلطی ہے جو قرآن شریف پر عمل نہیں کرتے۔ عمل نہ کرنے والوں میں سے ایک گروہ تو وہ ہے جس کو اس پر اعتقاد ہی نہیں اور وہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام ہی نہیں سمجھتے۔ یہ لوگ تو بہت دُور پڑے ہوئے ہیں لیکن وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور نجات کا شفا بخش نسخہ ہے۔ اگر وہ اس پر عمل نہ کریں تو کس قدر تعجب اور افسوس کی بات ہے۔ ان میں سے بہت سے تو ایسے ہیں۔ جنہوں نے ساری عمر میں کبھی اُسے پڑھا ہی نہیں۔ پس ایسے آدمی جو خدا تعالیٰ کی کلام سے ایسے غافل اور لاپرواہیں اُن کی ایسی مثال ہے کہ ایک شخص کو معلوم ہے کہ فلاں چشمہ نہایت ہی مصفّٰی اور شیریں اور خنک ہے اور اس کا پانی بہت سی امراض کے واسطے اکسیر اور شفاء ہے۔ یہ علم اس کو یقینی ہے لیکن باوجود اس علم کے اور باوجود پیاسا ہونے اور بہت سی امراض میں مبتلا ہونے کے وہ اس کے پاس نہیں جاتا تو یہ اس کی کیسی بدقسمتی اور جہالت ہے۔ اُسے تو چاہئے تھا کہ وہ اس چشمہ پر منہ رکھ دیتا ہے اور سیراب ہو کر اُس کے لُطف اور شفا بخش پانی سے حظ اُٹھاتا۔ مگر وہ باوجود علم کے اس سے ویسا ہی دُور ہے جیسا کہ ایک بے خبر اور اس وقت تک اُس سے دُور رہتا ہے جو موت آکر خاتمہ کر دیتی ہے۔ اس شخص کی حالت بہت ہی عبرت بخش اور نصیحت خیز ہے۔ مسلمانوں کی حالت اس وقت ایسی ہی ہو رہی ہے وہ جانتے ہیں کہ ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے جس پر ہم کو عمل کرنا چاہئے مگر نہیں۔ اس کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی۔ ایک شخص جو نہایت ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ اور پھر نری ہمدردی ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم اور ایماں سے اس طرف بلاوے تو اُسے کذّاب اور دجّال کہا جاتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا قابلِ رحم حالت اس قوم کی ہوگی۔

مسلمانوں کو چاہئے تھا اور اب بھی اُن کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح اُن کی مصیبتوں اور مشکلات کو دُور کر دیتا ہے۔ کاش مسلمان سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اُٹھائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کی پاک کتاب پر عمل کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لاانتہا برکات سے حصہ دیتا ہے۔ ایسی برکات اُسے دی جاتی ہیں جو اس دنیا کی نعمتوں سے بہت ہی بڑھ کر ہوتی ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۸۲-۱۸۱)

☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سِسکتا ہوا پاکستان عذاب میں کیوں مُبتلا ہے؟!

((3))

گزشتہ ہفتے ہم پاکستان کے خوفناک حالات کا ذکر کرتے ہوئے بتا رہے تھے کہ اہل پاکستان کو معصوم احمدیوں پر خوفناک مظالم ڈھانے کی وجہ سے یہ مصیبت کے دن دیکھنے پڑے ہیں۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ پاکستان کے مُلّاؤں اور سیاستدانوں کو کیوں اپنے متعلق دہشت گرد کے القاب سُننے پڑے اور پھر دہشت گردی کا یہ عذاب خود ان کے اوپر ہی کیوں لوٹ کر پڑا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ سچے امام الزمان، مامور من اللہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے انہیں بتایا تھا کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سچے امام مہدی کے متعلق فرمایا ہے کہ جب وہ آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا چنانچہ حدیث بخاری کے الفاظ "یَضَعُ الْحَرْبَ" اس کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ نے فرمایا کہ چونکہ میری بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے تو اس لئے سنو کہ:

"اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔" (تحفہ گولڑویہ)

پھر فرمایا:

"بخاری کی اس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یَضَعُ الْحَرْب یعنی مسیح جب آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کردے گا۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ:15)

آپ نے مزید فرمایا کہ چونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق امام مہدی و مسیح موعود ہیں اور سچے امام مہدی کی نشانی یہ ہے کہ اس کے دور میں تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہو جائے گا لہذا اب جو کوئی اس اعلان کے بعد تلوار لے کر جہاد کے نام پر نکلے گا ہرگز کامیابیوں کا منہ نہیں دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا:

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نُورِ خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کردے گا التوا
یہ حکم سُن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا
اک معجزہ کے طور سے یہ پیشگوئی ہے
کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی یہ عظیم الشان دلیل ہے کہ آپ کے اس اعلان کے بعد کہ آپ سچے مسیح ہیں، اور سچے مسیح کی نشانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتائی ہے کہ اس کے زمانے میں جہاد موقوف ہو جائے گا لہذا میرے اس اعلان کے بعد جو بھی یہ حکم سن کر لڑائی کو جائے گا وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا۔ لہذا ہم بانگ دہل کہتے ہیں کہ آپ نے یہ اعلان 1901 میں فرمایا اور آپ کے اس اعلان کے بعد ہر وہ شخص جو جہاد کے نام سے لڑنے کے لئے نکلا ہر اُس ملک نے اور ہر اُس شخص نے سخت ہزیمت اور ذلت و شکست دیکھی ہے اس کی مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ گزشتہ سو سال میں کوئی شخص ایک واقعہ بھی ایسا دکھادے کہ کوئی ملک جہاد کے نام پر لڑنے کے لئے گیا ہو اور اس کو اس کے مشن میں کامیابی نصیب ہوئی ہو۔ اگر دنیا کے پردہ پر ایسا کہیں ہوا ہے تو ہمیں دکھاؤ ورنہ خدا کے مسیح کی صداقت کے چمکتے ہوئے نشان کو دیکھ کر اس پر ایمان لاؤ۔

گزشتہ سو سالہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ غیروں سے جہاد کر کے فتح حاصل کرنا تو دور کی بات ہے منکرین مسیح موعود علیہ السلام آپس میں بھی اگر جہاد کے نام پر لڑے ہیں تو انہیں ذلت و شکست نصیب ہوئی ہے اور اب تو جہاد غیروں سے تو برائے نام ہو رہا ہے جہاد کے نام پر آپس میں ہی ایک دوسرے کے گلے کاٹے جارہے ہیں۔ اپنے ہی ممالک میں خودکش حملے کئے جارہے ہیں اور جہاد کے نام پر اپنی اُخوت کو مٹی میں ملایا جارہا ہے یہ سب دیکھ کر خدا کے سچے مسیح کا یہ شعر بار بار آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ:

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائے گا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کیا خدا نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم خواہ نخواہ بغیر ثبوت کسی جرم کے ایسے انسان کو کہ نہ ہم اُسے جانتے ہیں اور نہ وہ ہمیں جانتا ہے غافل پا کر چھری سے ٹکڑے ٹکڑے کردیں یا بندوق سے اُس کا کام تمام کردیں۔ کیا ایسا دین خُدا کی طرف سے ہوسکتا ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ یونہی بے گناہ، بے جرم، بے تبلیغ خدا کے بندوں کو قتل کرتے جاؤ اس سے تم بہشت میں داخل ہو جاؤ گے...... یہ طریق کس حدیث میں لکھا ہے کوئی مولوی ہے جو اس کا جواب دے! نادانوں نے جہاد کا نام سُن لیا ہے اور پھر اس بہانے سے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہا ہے۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد صفحہ:13)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اصل جہاد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں۔ مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دینِ متین اسلام کی خوبیاں دُنیا میں پھیلائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک کہ خُدا تعالیٰ کوئی دُوسری صورت دُنیا میں ظاہر نہ کرے۔" (مکتوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بنام حضرت میر ناصر نواب صاحب مندرجہ رسالہ "درود شریف" تصنیف مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل، صفحہ:26)

کاش یہ لوگ سچے امام مہدی کو تسلیم کر لیتے اور کافروں سے ہزیمت نہ اُٹھاتے، ذلت و شکست کا منہ نہ دیکھتے اور اُن کو دہشت گرد کے القاب نہ سُننے پڑتے۔ پاکستان کے مسلمانوں کو اور دنیا کے تمام مسلمانوں کو اس کے متعلق سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ پاکستان تین دہائیوں سے بھی زیادہ عرصہ سے مختلف قسم کے عذابوں میں گرفتار ہے اور وہاں کے علماء و سیاستدانوں کو اور دیگر طبقہ کے لوگوں کو اب اس تکلیف کا شدید احساس ہو رہا ہے۔ وہ اس عذاب کی جلن کو اپنے گھروں، مکانوں، گلیوں اور دکانوں میں محسوس کر رہے ہیں لیکن خدا کے مامور کی طرف لوٹنے کی بجائے دن بدن عذاب کی دلدل میں پھنستے چلے جارہے ہیں۔

ہم یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ موجودہ دور میں خدا کے مامور کے نظریہ جہاد کا انکار کرنے کی وجہ سے اور اس کی تکذیب و توہین کرنے سے جہاں ان لوگوں کو دہشت گرد بننا پڑا اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹنے پڑے وہاں منافقت بھی ان کے گلے کا ہار بن گئی۔ یہ علماء جب بیرون ملک جاتے ہیں تو انہیں یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام تو امن کا پیغام ہے اسلام اور دہشت گردی کا دور کا بھی رشتہ نہیں۔ لیکن جب اپنوں میں بیٹھتے ہیں، اپنے طلباء کو مدارس میں جب اُن کے سامنے مستند علماء کی کتب سے درس دیتے ہیں تو اسی دہشت گردی کو جہاد کہہ کر اسے اسلام کا حصہ بتاتے ہیں اور کارِ ثواب بتلاتے ہیں۔ جی ہاں وہ یہی بتلاتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عمل صالح ہے جو جنت کو انسان کے بالکل قریب کر دیتا ہے اور تصویر کا ایک مکروہ پہلو یہ بھی ہے کہ جب بھی جنت ایک مُلّا کو اپنے نزدیک نظر آتی ہے تو وہ بجائے اُس پر اپنی جان قربان کردینے کے بُرقعہ اوڑھ کر بھاگ جانے میں عافیت سمجھتا ہے۔ چنانچہ پاکستان کی لال مسجد کے مجاہد مولانا عزیز جب پولیس کے نرغہ میں پھنس گئے تو جنت کو اپنے نزدیک پاکر اس میں داخل ہونے کی بجائے برقع پہن کر بھاگ نکلے۔ چنانچہ اخبار جنگ لاہور نے اپنی 7 جولائی 2007 کی اشاعت میں لکھا کہ اس بُرقع کو عجائب گھر میں رکھ دیا جائے تا کہ آنے والی نسلیں اسے دیکھ کر اپنی سنہری تاریخ کو یاد رکھیں۔ یہ نامنافقت کی انتہاء ----!! اے عقلمندو سوچو! ذرا غور کرو اور عبرت حاصل کرو!

اب ہم ذیل میں مُلّاؤں کے پیش کردہ جہادی عقائد کو بحوالہ ثابت کرتے ہیں:-

دیوبندیوں کے حکیم الامت اور مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:-

"دلائل اس بات کے شاہد ہیں کہ خالی نماز روزہ سے کبھی کامیابی نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے بلکہ ایک دوسری چیز کی بھی ضرورت ہے اور وہ چیز قتال و جہاد ہے۔"

(اسلامی حکومت و دستور مملکت افادات حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی انتخاب و ترتیب محمد زید مظاہری ندوی صفحہ 426، مطبوعہ 1918 ناشر ادارہ افادات شرعیہ ہتوڑ و باندہ یوپی)

پھر مذکورہ کتاب میں ہی تھانوی صاحب جہاد کی غرض و غایت درج ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں:-

"جہاد اسلام کے غلبہ کے لئے ہے کیونکہ ہمیں اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم ہے اور وہ حق دوسروں کے غلبہ کی حالت میں اطمینان کے ساتھ نہیں ہوسکتا جب چاہے اس کو روک سکتے ہیں اس لئے اسلام کو غلبہ کی ضرورت ہے اور غلبہ بغیر جہاد کے یا جہاد کے خوف سے ادائے جزیہ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔" (ایضاً صفحہ 465)

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

خطبہ جمعہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل میں جس عظیم رسول کے مبعوث ہونے کی دعا کی تھی اس میں خصوصیت سے اس کے لئے چار چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگی تھیں۔

سب سے پہلی بات يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ کے ضمن میں لفظ آیۃ کے مختلف معانی کے حوالہ سے پُر معارف تشریحات اور اس دعا کی قبولیت کا رُوح پرور بیان۔

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اس طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔

اس کے لئے آنحضرت ﷺ کا نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 21/دسمبر 2007ء بمطابق 21/فتح 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ- اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرة:130)

اس کا ترجمہ ہے کہ اور اے ہمارے ربّ! تو اُن میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے، کل عید کے خطبہ پر بھی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے ضمن میں مَیں نے پڑھی تھی۔ لیکن صرف اتنا ذکر ہوا تھا کہ ایک عظیم رسول کے دنیا میں آنے کی دعا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم رسول آنحضرت ﷺ کی صورت میں مبعوث فرمایا جس کی زندگی اور موت، قربانیاں اور عبادتیں مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے ہو گئی تھیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ جو انسان کامل کہلایا جو رسول بھی تھا اور جس کے مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ افضل الرسل بھی ہے اور خاتم النبیین بھی ہے۔

کل عید کے حوالے سے مَیں نے صرف قربانی کا ذکر کیا تھا کہ آپؐ نے قربانی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنے صحابہ میں بھی وہ روح پھونکی جس نے اپنی جان کو خدا کی امانت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانے کی کوشش کی اور کسی بھی قسم کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔ لیکن اس آیت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو دعا کی تھی وہ چار باتوں کی تھی کہ میری نسل میں سے آنے والا نبی ان باتوں میں وہ معیار قائم کرے جو نہ پہلوں نے کبھی قائم کئے ہوں اور نہ بعد میں آنے والے اس تک پہنچ سکیں۔ یعنی پہلوں میں تو اس لئے یہ اعلیٰ معیار قائم نہیں ہو سکتے کہ انسانی ذہن اور روحانیت کے معیار ابھی اس معراج تک نہیں پہنچ سکے تھے جن تک اللہ تعالیٰ نے انسانی ارتقاء کے ساتھ اسے پہنچانا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی فراست اور یقیناً الہام سے بھی نظر آ رہا تھا کہ انسان کی ذہنی علمی اور روحانی ترقی بہت دور تک جانی ہے اور ایک زمانہ آئے گا جب یہ منازل حاصل ہوں گی۔ تو آپؑ نے یہ دعا کی کہ اے میرے خدا جب تیری تقدیر کے تحت وہ زمانہ آئے جب روحانی، علمی اور ذہنی جلا اور ترقی کا زمانہ ہو تو اے میرے خدا! اُس وقت روحانی ترقیات کے حصول کے لئے جو نبی تُو مبعوث فرمائے، انسان کو نئے علوم سے متعارف کرانے اور اپنی ہستی کے ثبوت کے لئے دلائل سے پُر تعلیم تُو جس نبی پر اتارے، کائنات کے اسرار و رموز جس نبی کے ذریعہ سے ظاہر فرمائے، وہ رسول، وہ آخری شرعی کتاب کو لانے والا رسول اے خدا! میری دعا ہے کہ وہ میری نسل میں سے ہو اور بنی اسماعیل کی نسل میں سے ہو اور اس کے لئے آپؑ نے چار چیزیں اللہ تعالیٰ سے اس عظیم رسول کے لئے مانگیں۔

پہلی بات آپؑ نے یہ عرض کی کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ جو اُن پر تیری آیات تلاوت کرے۔ دوسری بات یہ کہ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ انہیں کتاب کی تعلیم دے۔ تیسری بات یہ کہ کتاب کی تعلیم کے ساتھ حکمت سکھانے والا بھی ہو اور پھر چوتھی بات یہ کہ جن لوگوں میں مبعوث ہو اور جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں ان سب کا تزکیہ بھی ہمیشہ کرنے والا ہو اور ایسی تعلیم ہو جس کے ذریعہ سے ہمیشہ تزکیہ ہوتا چلا جائے۔ اور آخر میں یہ دعا کی کہ اے خدا! تُو اَلْعَزِيْزُ ہے، کامل غلبہ والا ہے اور اَلْحَكِيْمُ ہے، بڑی حکمت والا

ہے۔ تیری جیسی عزیز ہستی ہی ایسا کامل انسان پیدا کر سکتی ہے اور تجھ جیسی حکیم ہستی ہی اُس نبی کو وہ حکمت عطا کر سکتی ہے جس سے وہ یہ تمام امور سرانجام دے سکے۔

پس حضرت ابراہیم ؑ نے یہ دعا کی کہ میری اس قربانی اور میری بیوی اور بیٹے کی اس قربانی کو ہم تبھی تیری درگاہ میں قبول سمجھیں گے جب یہ تمام خصوصیات رکھنے والا سب نبیوں سے افضل اور تیرا پیارا ہماری نسل میں سے ہو اور حضرت اسماعیل ؑ کی اولاد میں سے ہو۔ جس طرح تُو نے یہ احسان کیا ہے کہ خانہ کعبہ کی نشاندہی کر کے اس کی تعمیر ہم سے کرائی ہے تا کہ اس جگہ کو مرجع خلائق بنا دے، لوگوں کے آنے کی جگہ بنا دے۔ اسی طرح یہ بھی ہماری دعا قبول فرما کہ تیرے علم کے مطابق جو عظیم رسول مبعوث ہونا ہے جس نے آکر آئندہ نسل انسانی کو اپنے کمال کے نمونے دکھانے ہیں وہ ہماری نسل میں سے ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سورۃ بقرہ میں جس میں اس آیت کا بیان ہوا ہے جو حضرت ابراہیم ؑ کی دعا تھی، اسی میں آگے جا کے فرماتا ہے کہ ابراہیم نے دعا کی تھی اس رسول کیلئے جو عظیم رسول اور عظیم شریعت لانے والا رسول ہے، مَیں نے وہ دعا قبول کر لی اور تم میں وہ رسول بھیج دیا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرة:152).

اور پھر قرآن کریم میں سورۂ جمعہ میں اس بات کا دوبارہ ذکر کیا ہے۔ فرمایا هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعة:3)

پہلی آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تمہی میں سے رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور اس کی حکمت سکھاتا ہے اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دیتا ہے جن کا تمہیں پہلے علم نہ تھا۔

اور پھر دوسری آیت میں فرمایا (وہی چیز دوبارہ) کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، انہیں پاک کرتا ہے انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

لیکن ان دونوں آیات میں اور پہلی آیت میں جو حضرت ابراہیم ؑ کی دعا تھی ایک بظاہر معمولی ترتیب کا فرق ہے جو نظر آتا ہے۔ لیکن یہ فرق کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات حکیم ہے اس نے خاص حکمت سے رکھا ہے گویا قرآن کریم کا ہر ہر لفظ اور نہ صرف لفظ بلکہ اس کی ترتیب بھی اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔ قرآن کریم پر اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں کہ اس کی ترتیب نہیں ہے جبکہ اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو قرآن کریم کی آیات پر غور کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے اور جب تک دل پاک نہ ہوں یہ صلاحیت پیدا بھی نہیں ہو سکتی۔ یہ فرق جو حضرت ابراہیمؑ کی دعا میں ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے پہلی چیز جو مانگی تھی وہ یہ تھی کہ جو تیری آیات تلاوت کرے دوسری بات انہیں تعلیم دے۔ تیسری بات اپنی حکمت دے۔ اور چوتھی بات یہ کہ ان کا تزکیہ کرے۔ تو یہ دعا کی ترتیب ہے جو حضرت ابراہیم ؑ نے مانگی۔ اور جب اللہ تعالیٰ اگلی آیتوں میں قبولیت دعا کی بات کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ مَیں نے یہ رسول مبعوث کر دیا جو تمہیں یہ باتیں سکھاتا ہے اس ترتیب میں اگلی باتوں میں ایک فرق ہے۔ پہلی بات یہ کہ آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ یہ الفاظ ترتیب کے لحاظ سے جو دعا کے الفاظ تھے ان کے مطابق ہیں۔ دوسری بات، یہاں یہ لکھی کہ تمہیں پاک کرتا ہے، تمہارا تزکیہ کرتا ہے۔ دعا میں یہ تزکیہ کے الفاظ سب سے آخر میں تھے۔ کتاب سکھانے اور حکمت سکھانے کی ترتیب آگے دونوں وہی ہیں جو پہلی دعا میں تھیں۔ تو بہر حال یہ جو ترتیب میں فرق ہے اس میں بھی ایک حکمت ہے جو بعد میں انشاء اللہ بیان کروں گا۔

اس وقت پہلے میں اس بات کو لیتا ہوں جو حضرت ابراہیم ؑ نے دعا کی تھی اور خاص طور پر چار امور کی جو استدعا اللہ تعالیٰ کے حضور اس عظیم رسول کے لئے کی تھی۔ ان چار باتوں کا مطلب کیا ہے۔ آیات کیا چیز ہیں؟ کتاب کیا ہے؟ حکمت کیا ہے؟ اور تزکیہ کیا ہے؟

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ یعنی وہ تیری آیات انہیں پڑھ کر سنائے۔ تو آیات کے مختلف معانی اہل لغت اور تفسیر نے کئے ہیں۔ اس کے معنی نشان کے بھی ہیں۔ اس کے معنی معجزات کے بھی ہیں۔ آیت کے معنی ایسی عبرت کی بات کے بھی ہیں جو دوسروں کے لئے نصیحت کا باعث بنے۔ پھر آیت کے معنی وہ بھی ہیں کہ ہر چیز جس سے دوسری چھپی ہوئی چیز کا پتہ لگے یہ بھی آیت کہلاتی ہے۔ آیت کے معنی ٹکڑوں کے بھی ہیں۔ جیسے قرآن کریم کی آیات ہیں۔ غرض اس کے بہت سے معانی ہیں۔ تو اس کا یہاں مطلب یہ ہوگا کہ وہ تعلیم جو اس پاک نبی پر اترے، اس کو لوگوں کو سنائے اور اس میں جن نشانات اور معجزات کا ذکر ہو وہ بتا کر لوگوں کے ایمانوں کو تازہ کرے اور ایسے دلائل لوگوں کے سامنے پیش کرے جن سے ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا ہو۔ اُن لوگوں کا ان دلائل کو سن کر اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہو جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تفسیر بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہے، اس پر روشنی ڈالی ہے اور بڑے لطیف نکات پیش فرمائے ہیں جن سے میں استفادہ کر کے خلاصۃً پیش کر رہا ہوں۔

جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا، ہم نے آیت کے معنی میں دیکھا ہے کہ اس کے معنی ٹکڑے کے بھی ہیں تو يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جو تعلیم آنحضرت ﷺ پر اترے گی وہ ایک وقت میں نہیں اترے گی بلکہ ٹکڑوں میں اترے گی۔ تو اس بارے میں جو دعا کی گئی تھی کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ اور پھر اس کی قبولیت کے تعلق میں خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ اس تعلیم کا اترنا پہلے دن سے ہی ٹکڑوں کی صورت میں تھا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی اس میں حکمت تھی اور یہ فیصلہ تھا۔ اس لئے یہی دعا اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم ؑ سے کروائی اور اس کو قبول فرمایا تا کہ اس کو بھی ایک نشان بنا دے۔ قرآن کریم کے اس طرح ٹکڑوں میں اترنے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نشان کے طور پر پیش فرمایا ہے جبکہ دشمن اس پہ اعتراض کرتا ہے کہ ٹکڑوں میں کیوں اتری ہے۔ قرآن کریم دشمن کے اس اعتراض کو یوں پیش فرماتا ہے کہ لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً (الفرقان: 33) یعنی اس پر سارے کا سارا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہیں اترا۔ دشمن کو تو یہ اعتراض نظر آ رہا ہے۔ لیکن مومن کو دعا کی قبولیت کا نشان نظر آ رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ 23 سال کے عرصہ پر پھیل کر قرآن کریم کا اترنا قرآن کریم کی سچائی کی بھی دلیل ہے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی کی بھی دلیل ہے کہ ایسے ایسے سخت حالات آئے، سخت جنگیں ہوئیں یہاں تک کہ خود آنحضرت ﷺ کی ذات مبارکہ کو بھی نقصان پہنچایا پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ ایک یہودیہ نے زہر دینے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوراً بتا دیا اور آپؐ نے منہ سے لقمہ نکال دیا اور زہر کا اثر نہیں ہوا لیکن بہر حال اس کی تکلیف آپ کو آخر تک رہی۔ پھر جنگ اُحد میں آپؐ کو بڑے گہرے زخم آئے۔ جنگوں میں آپ کو بڑی تکالیف پہنچیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جب تک قرآن کریم کو مکمل طور پر نازل نہیں کر دیا دین کامل ہونے اور نعمت تمام ہونے کا اعلان نہیں فرما دیا آپؐ کی ذات پر کوئی حملہ جان لیوا ثابت نہ ہو سکا۔ آپؐ کی وفات طبعی طور پر ہوئی۔

پس یہ آیات کا ٹکڑوں میں اترنا بھی جہاں حضرت ابراہیم ؑ کی دعا کی قبولیت ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عظیم رسول پر ایک عظیم تعلیم کے اترنے کا بھی نشان ہے اور یہی اس تعلیم کی خوبصورتی بھی ہے۔ اس کے ٹکڑوں میں اترنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس وقت کا انسان ابھی اس قابل نہیں تھا کہ ایک دم میں اس تعلیم کو سمجھ سکتا بلکہ بہت سی باتیں بعض صحابہؓ کو بھی سمجھ نہیں آتی تھیں۔ لیکن دوسرے نشانات اور معجزات دیکھ چکے تھے اس لئے ایمان کامل تھا۔ یا ان کی سمجھ اتنی تھی جتنا ان کا علم اس زمانے میں تھا۔ بعض زیادہ پڑھے لکھے نہیں بھی تھے لیکن ان کا ایمان کامل تھا ان نشانات کو دیکھ چکے تھے۔

یاد آیا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان کامل ہونے کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ

غالباً حضرت منشی ظفر احمد صاحب کا واقعہ ہے۔ اُن کو کسی نے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے بارے میں کہا تھا یا ثناء اللہ صاحب کے بارہ میں۔ بہرحال ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں کہ کبھی ان کی مجلسوں میں بیٹھ کر ان کے اعتراضات سنے ہیں جو مرزا صاحب پر کرتے ہیں اور جو تقریر کرتے ہیں اور جو وہ دلیلیں پیش کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا مَیں نے سنے تو نہیں لیکن وہ بھی مَیں سن لیتا ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا میرا ایمان تو اور بھی مضبوط ہو گا ان اعتراضات نے مجھے کیا کرنا ہے۔ مَیں نے تو وہ چہرہ دیکھا ہوا ہے جس نے میرے ایمان کو کامل کیا ہوا ہے۔ تو ان لوگوں کا علم تھا یا نہیں چہرہ دیکھ کے بھی ایمان کامل تھا۔ بہرحال بہت ساری باتیں سمجھ نہ آنے کے باوجود ان کا ایمان کامل تھا اور اس زمانے میں علم بھی نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مستقبل کی پیشگوئیاں قرآن کریم میں بیان فرمائی ہوئی ہیں۔ آج انسانی ذہن کی ترقی اور سائنسی ترقی نے انسان کو ان آیات کو سمجھنے کی نئی سوچیں بھی عطا فرمائی ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ اپنے ہر تجربہ کی بنا مَیں قرآن کریم کی آیات پر رکھتا ہوں۔ تو بہرحال یہ نشانات تھے جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ہم پر ظاہر ہوئے اور اس زمانے میں بھی جب آنحضرت ﷺ پر آیات نازل ہوئی تھیں تو آپ کے ماننے والوں کو ان ٹکڑوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں آسانی ہوتی تھی۔ ایک یہ بھی مقصد ٹکڑوں میں نازل ہونے کا تھا۔

آیت کے معانی مخفی چیزوں کی علامت بنا کر ظاہر کرنا بھی ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے اس تعلیم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو جو دنیا دار کو نظر نہیں آتا، ایسے نشانات، معجزات اور علامات بتا کر جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اتاری، ان آیات کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے وجود سے لوگوں کو روشناس کروایا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی لوگوں پر ظاہر فرمائی جس کو لوگ بھول چکے تھے۔ ہر مذہب اور قوم ظاہری یا مخفی شرک میں مبتلا تھی اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ (الروم:42) یعنی خشکی اور تری میں لوگوں میں کاموں کی وجہ سے فساد پڑا ہوا تھا۔ اور وہ کام کیا تھے؟ یہی کہ خدا کو دنیا بھول بیٹھی تھی۔ بظاہر مذہب کا لبادہ اوڑھنے والے بھی خدا کو بھلا بیٹھے تھے اور ظاہری شرک نے بھی انتہا کی ہوئی تھی۔ آج کل بھی یہی حالات ہیں۔ ان حالات کا بھی ذکر مَیں بعد میں کسی وقت آئندہ خطبوں میں کروں گا۔ تو آپؐ پر جو آیات اتریں ان کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو آپ کی پیروی کرنے والے تھے خدا تعالیٰ کی ذات کا ادراک پیدا ہوا۔ ان کو اس ہستی پر یقین کامل ہوا کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا کوئی خدا ہے۔ ہر چیز کی پیدائش کے پیچھے کسی ہستی کا ہاتھ ہے جو خدا کی ذات ہے۔ تو آپ نے یہ ادراک پیدا فرمایا کہ اس کو پہچانو اور اس کو پہچاننے کی یہ علامات ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھا دیا ہو گا۔ تبھی انہوں نے یہ دعا کی تھی کہ جب وہ وقت آئے تو جس طرح مَیں نے شرک کے خلاف اعلان جنگ کیا ہے اور تیری توحید کو قائم کرنے کی کوشش کی ہے اے خدا! جب وہ زمانہ آئے جو میرے وقت سے بھی زیادہ خطرناک اور توحید کو بھلانے والا زمانہ ہے اور اُس وقت دنیا پر تُو اپنی ہستی اور اپنے وجود سے دنیا کو آگاہ کرنے کے لئے رسول بھیجے تو اے خدا! وہ رسول میری نسل میں سے ہو۔ وہ دنیا کو وہ علامتیں بتائے جن کے ذریعہ تیری پہچان دنیا کو ہو۔ ایسے دلائل بتائے جن کو مان کر دنیا تیری تلاش کرے اور تو ان کو نظر آ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے وہی دیکھ سکتے ہیں جو مجھے تلاش کرتے ہیں جیسا کہ فرمایا وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ پس ملنے کے راستے دکھانے والے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی علامتیں بتانے والے یہی عظیم رسول ہیں جن کا نام محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے اور وہ مجاہدہ اسی طریق پر ہو جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اس کے لئے آنحضرت ﷺ کا نمونہ اور اُسوہ حسنہ ہے۔ بہت سے لوگ آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو چھوڑ دیتے ہیں اور پھر سبز پوش یا گیروے پوش فقیروں کی خدمت میں جاتے ہیں کہ پھونک مار کر کچھ بتا دیں۔ یہ بیہودہ بات ہے۔ ایسے لوگ جو شرعی امور کی پابندیاں نہیں کرتے اور ایسے بیہودہ دعوے کرتے ہیں وہ خطرناک گناہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے بھی اپنے مراتب کو بڑھانا چاہتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 240 جدید ایڈیشن)

پس نشان دکھانا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے سپرد فرمایا ہے۔ آپؐ نے ہمیں ان آیات کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اتاریں یہ بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے لئے اس کی راہ میں کوشش اور جہاد ضروری ہے۔ پس یہ نشانی بتا دی۔ اب کوشش کرنا تمہارا کام ہے۔ علامات بتا دیں، دلائل دے دیئے کہ خدا ہے اور ہونا چاہئے۔ دنیا کو پیدا کرنے والا ہے، زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے لیکن اس تک پہنچنے کے لئے تمہاری کوشش ضروری ہے۔

پس اللہ تعالیٰ پیروں فقیروں کے ذریعہ سے نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ تو آنحضرت ﷺ کے بتائے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو بتائے ہوئے جو طریق ہیں ان پر عمل کرنے اور چلنے سے ملتا ہے۔ اور پھر اگر خدا تعالیٰ کی علامتوں کا پتہ کرنا ہے تو پھر معجزات ہیں جو آنحضرت ﷺ نے دکھائے۔ وہ معجزے بھی، اعجازی نشان بھی سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ نے ہی دکھائے ہیں۔ پیروں فقیروں کے اعجازی نشان زیادہ نہیں ہو سکتے۔ ان اعجازی نشانوں کو چھوڑ کر جو آنحضرت ﷺ نے دکھائے یہ جو نام نہاد فقیروں کے معجزات ہیں، پیروں فقیروں کے معجزات کے نام پر جو دھوکے ہیں ان کو خدا سے ملنے کا ذریعہ نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ خود اپنے نفس پر بھی ایک بہت بڑا دھوکہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے نشانات کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پس اللہ اس تک خود پہنچتا ہے جو ان علامات کے مطابق جو آنحضرت ﷺ نے بتائیں اسے تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس طریق کے مطابق تلاش کرتا ہے جو آنحضرت ﷺ نے اپنی آیات میں بیان کئے ہیں۔ پس اس کے مطابق ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کو تلاش کریں۔

پھر مفردات جو لغت کی ایک کتاب ہے اس میں وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا (بنی اسرائیل: 60) یعنی ہم تو صرف خوف دلانے کے لئے آیات بھیجتے ہیں، سے مراد انہوں نے آیت کے ایک معنے عذاب بھی کئے ہیں جو مختلف شکلوں میں آتا ہے اور پہلے انبیاء کے وقت بھی آتا رہا ہے۔ ان سب کا اللہ تعالیٰ نے آیات کے رنگ میں ذکر کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس حوالے سے آیت کے یہ معنی لئے ہیں اور یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ سے یہ استنباط بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی قوم کے خلاف عذاب کی خبریں دے گا۔ اور آپ ﷺ کا زمانہ کیونکہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے قرآن کریم میں جو پرانے انبیاء کے واقعات بیان کئے گئے ہیں یہ تنبیہ ہے تمام دنیا کو بھی اور آپؐ کے ماننے والوں کو بھی کہ ان واقعات سے عبرت حاصل کرو۔ پس آج بھی ان آیات کی جو آپ نے بیان کیں، جو آپ پڑھا کرتے تھے، جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر اتاریں اسی طرح یہ وضاحت پوری ہو رہی ہے کہ عذاب انہیں پر آتے ہیں یا آنے ہیں جو خدا کی خدائی پر ہاتھ ڈالنے والے ہیں، یا ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ظلم و ستم میں حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ صرف نبی کو نہ ماننا عذاب کا باعث نہیں بنتا۔ گو کہ یہ بھی بڑی بدقسمتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس پر اتنا ناراض نہیں ہوتا۔ لیکن جب انتہا سے زیادہ فتنہ و فساد اور ظلم بڑھ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ کی پکڑ آتی ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان جو سب سے پہلے قرآن کریم کے مخاطب ہیں وہ بھی اس کو بھول رہے ہیں اور اپنی حدوں سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اور ان آیات سے سبق نہیں لیتے جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی عقل دے اور تمام دنیا کو بھی اور ہمیں بھی ان آیات کا صحیح فہم و ادراک عطا فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے رسول نے ہمیں عطا کیا ہے تا کہ ہم صحیح طور پر اس کی ذات کا فہم و ادراک حاصل کرنے والے ہوں اور اس کے آگے جھکنے والے ہوں۔ باقی جو خصوصیات ہیں وہ مَیں انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

پاکستان کے حکمرانوں، سیاستدانوں، اہل فکر و دانش اور عوام کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض انتباہات

جن کی صداقت پر آج سارا ملک گواہ ہے

تیسری اور آخری قسط

1997ء کے بعض انتباہات:

پھر 5/دسمبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں پاکستان کے آئینی بحران کے سلسلہ میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

❁...... ”گزشتہ جمعہ کے آغاز میں مَیں نے کچھ پاکستان کے حالات حاضرہ پر تبصرہ کیا تھا اور کچھ اندازے پیش کئے تھے جو اندازے دراصل ایک ایمانی کیفیت پر مبنی ہیں مگر ان کے پیش کرنے میں ایک لحاظ سے غلطی ہوئی۔ میں نے اندازہ پیش کیا تھا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ میرے ایمان کا حصہ ہے کہ پاکستان میں جو فسق و فجور اور فساد کا سیلاب بڑھتا چلا جارہا ہے، اونچا ہو رہا ہے بالآخر اس نے عدالت عظمیٰ کو بھی ڈبو دینا ہے اور ڈبو رہا ہے۔ عدالت عظمیٰ کہنا چاہئے یا عدالت علیاء یعنی سپریم کورٹ۔ اس سلسلے میں مَیں نے یہ اندازہ پیش کیا تھا کہ ممکن ہے کہ اس سیلاب کے نتیجے میں وہ کانسٹی ٹیوشن ہی بہ جائے جس کانسٹی ٹیوشن نے ظلم و تعدی کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ ظاہری لفظوں میں یہ غالبًا نہ کہا ہو مگر مضمون یہی تھا جس سے بہت سے احمدی یہ امید لگا بیٹھے تھے کہ اس مرتبہ وہ کانسٹی ٹیوشن جس نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے رکھا ہے وہ پوری طرح اس سیلاب کی نظر ہو جائے گی۔ یہ اندازہ غلط نکلا اور خدا تعالیٰ کی تقدیر کسی اور طرح ظاہر ہوئی ہے۔

اس سلسلہ میں چند باتیں جن پر مَیں اصرار کرنا چاہتا ہوں خواہ آپ اسے سردست پوری ہوتی ہوئی نہ بھی دیکھیں لیکن آئندہ ضرور پوری ہوتی دیکھیں گے وہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور موجودہ صورت حال نے جیسے پلٹا کھایا ہے وہ بھی آپ کو بتاتا ہوں۔ خیال یہ تھا کہ عدالت علیاء یعنی سپریم کورٹ جس آئینی بحران کا شکار ہو چکی ہے اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ آئین جس نے عدالت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے وہ آئین بھی اس دور میں ہم سے رخصت ہو اور نیا آئین بنے جس میں انصاف اور تقویٰ پر بنا ہو۔ یہ توقع تھی اور اس توقع کی وجہ ملک کی خیر خواہی ہی تھی کیونکہ مَیں اب بھی یقین رکھتا ہوں کہ اگر یہ آئین جس کا مَیں ذکر کر رہا ہوں یہ اسی طرح رہنے دیا گیا اور کوئی اور تبدیلی کا دور ایسا نہ آیا کہ اس آئین کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دے تو یہ آئین ملک کو برباد کر دے گا اور اگر یہ آئین توڑا گیا تو بہتر ہے ورنہ یہ آئین ملک کو توڑ دے گا۔ اس لئے آخری بھلائی اور خیر سگالی ملک کی ہے۔ یہ بات ایسی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ یا آئین رہے گا ورنہ اس آئین کو ملک کے توڑنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے گی۔ یہ کیسے اور کب ہوگا اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر میرا یہ اندازہ تھا کہ شاید ابھی ارباب حل و عقد کو اتنی ہوش آ چکی ہو کہ وہ دیکھ لیں کہ یہ آئین اب ملک کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ ردی کا پرزہ ہے جسے پھاڑ دینا ضروری ہے۔ اور اس آئین کے ساتھ اس ظلم کا بھی پھاڑا جانا ضروری تھا جو جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے۔ اس آئین میں جتنی دفعہ بھی تبدیلیوں کی کوشش ہوئی ہے ہر تبدیلی کے وقت انصاف کے اس تقاضے کو بھلا دیا گیا کہ بنیادی طور پر یہ آئین نہ وہ آئین ہے جو قائداعظم چاہتے تھے، نہ وہ آئین ہے جو انصاف اور تقویٰ کا تقاضا چاہتا ہے اور خصوصاً اس آئین میں بار بار جماعت احمدیہ کے بنیادی حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے۔

یہ وجہ ہے جو مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر یہ قانون یا یہ بنیادی ملک کا قانون جماعتی حقوق کو اسی طرح نظر انداز کرتا رہا اور اس میں مناسب تبدیلیاں نہ لائی گئیں تو پھر یہ قانون خود اس ملک کو چاٹ جائے گا جس ملک نے ہمارے حقوق چاٹے ہوئے ہیں۔ اس میں کسی انسانی کوشش کا کوئی دخل نہیں، کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ اس ملک کے قانون بنانے والوں کا خود اب آئندہ اس میں امتحان ہے کہ وہ ناجائز، غیر منصفانہ قانون کو ملک پر ٹھونسے رکھیں گے یا اسے تبدیل کریں گے۔

یہ پہلو جو ہے یہ درستی کے لائق اس لئے ہے کہ احباب نے میرے خطبے سے کچھ ایسی توقعات وابستہ کر لی تھیں کہ گویا آئندہ جمعے سے پہلے پہلے ملک کو ہوش آ چکی ہوگی۔ لیکن ان کی بدقسمتی کہئے یا خدا تعالیٰ کی تقدیر کہ کچھ مخفی پہلو تھے جو میری نظر میں نہیں تھے جن کی وجہ سے اب اس معاملے میں کچھ تاخیر ہے۔ جو مخفی پہلو تھے ان میں سے ایک بات جواب سامنے ابھری ہے وہ یہ ہے کہ جو صدر صاحب پہلے گزرے ہیں وہ خود ایک نامنصف صدر تھے اور جماعت اسلامی سے ان کے گہرے مراسم تھے جو شروع سے چل رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ قاضی صاحب (مراد جماعت اسلامی کے لیڈر قاضی حسین احمد۔ مرتب) بے وجہ اچھلتے رہے ہیں۔ یعنی پلّے میں کچھ ووٹ ہی نہیں تھے، ملک کی حمایت حاصل نہیں تھی لیکن شیخیاں ایسی بگھار رہے تھے کہ گویا سارے ملک پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ اور اس آئینی بحران سے پہلے ان کے بیانات سے یوں لگ رہا تھا جیسے آئندہ دو سال کے لئے ملک پر صدر کے طور پر ٹھونس دئے جائیں گے یا وزیر اعلیٰ کے طور پر ٹھونس دئے جائیں گے۔ چنانچہ کراچی میں جو جلسہ ہوا، دوسری جگہ جو انہوں نے بیانات دئے ان سب بیانات میں بچگانہ شوخی پائی جاتی تھی جس کا عقل سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ ایک ایسا جسے قوم بار بار رد کر چکی ہو، بڑے بڑے دعاوی کے باوجود، ٹیلی ویژن کے انتظامات کرنے کے باوجود قوم نے پہلے سے بھی بدتر سلوک کیا ہو اور محض ایک شیخی بگھارنے والے مولوی سے زیادہ اس کو وقعت نہ دی ہو ان کے یہ بڑے اصرار کے ساتھ دعاوی اور اس بحران کے دوران کراچی میں جا کر جلسہ عام میں یہ اعلان کرنا کہ بعید نہیں کہ یہ ملک اب دو سال کے لئے ہمارے سپرد کر دیا جائے۔ دو سال کی مدت کا تصور کیوں آیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پانچ یا دس سال بھی تو ہو سکتا تھا۔ یہ کوئی اندر کھاتے جس کو کہا جاتا ہے ان کا کوئی معاہدہ صدر مملکت سے تھا اور وہ شروع سے ہی جماعت اسلامی کی حمایت کر رہے ہیں اس لئے بعید نہیں تھا کہ وہ اسمبلی کو محروم کر دیتے یعنی Desolve کر دیتے اور پھر ان کو یہ بہانہ ہاتھ آ جاتا کہ وقتی طور پر، عبوری طور پر دو سال کے لئے ملک جماعت اسلامی کے سپرد کر رہا ہوں اور پھر ان کا خیال یہ تھا کہ جماعت اسلامی جو پر پرزے نکالتی تو اس کے نتیجے میں ہمیشگی کے لئے ان کو ملک پر مسلّط کر دیا جاتا لیکن بعید نہیں تھا کہ پر کاٹ دئے جاتے جو جماعت اسلامی نکالتی اور ان کے مسلّط ہونے کا سوال ہی کوئی نہیں تھا۔ اگر صدر صاحب یہ کوشش کرتے تو صرف اس صورت میں ممکن تھا کہ فوج ان کی حمایت کرتی اور ان کے ذہن میں یہ بات رچی بسی تھی کہ فوج میری حمایت میں ہے۔ اس بناء پر واقعۃً جماعت اسلامی کو مسلط کیا جا سکتا تھا اگر فوج کی پوری پشت پناہی حاصل ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے جسے ہم بظاہر ایک اپنے لئے مکروہ فعل دیکھ رہے ہیں کہ وہ انقلاب ابھی نہیں آیا کیونکہ اگر وہ انقلاب ابھی آ جاتا اور موجودہ ٹولے کو فوقیت مل جاتی تو یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ ہماری فوج ان کے ساتھ ہوتی اور اگر فوج صدر صاحب کے ساتھ ہوتی تو لازماً انہوں نے دو سال کے لئے جماعت اسلامی کو مسلّط کر دینا تھا۔

پس جس چیز میں ہم اپنی برائی دیکھ رہے ہیں خدا کی تقدیر کی نگاہ میں وہ بھلائی ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔ کیونکہ یہی تجزیہ جو حالات کا میں پیش کر رہا ہوں کئی پاکستان کے دوسرے دانشوروں نے یہی نتیجہ نکالا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی بلا سے ملک کو بچا لیا ہے۔ مگر کچھ بلائیں ابھی باقی ہیں۔ وہ جو آئینی بحران ہے وہ تو جاری ہے اور آئندہ اونٹ کس کروٹ بیٹھے گا یہ اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے لیکن اس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ آئینی بحران اسی طرح جاری ہے اور ابھی حل نہیں ہوا۔ بہت سے مقدمات جواب جاری ہوئے ہیں بعض لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سابقہ چیف جسٹس کو ہٹانے کا یہ اقدام کریں تو اسی اقدام کے تحت آج جو سپریم کورٹ میں بہت سے جج مسلط ہیں ان کو بھی اسی اقدام کے تابع نکلوا دیا جائے۔ یہ جھگڑا، یہ لڑائیاں، یہ فسق و فجور، یہ فساد آپس کے، یہ الزامات کہ کروڑ روپیہ کھا کر ججوں نے اپنے مؤقف کو بدلا ہے یہ اسی طرح فضا میں اچھل رہے ہیں اور پاکستان کا ایک بھیانک تصور باقی دنیا میں پیش کر رہے ہیں۔ ان حالات کو مستقل جاری نہیں رہنا۔ یہ حقیقت ہے اور جاری رہ ہی نہیں سکتے۔ جس ملک میں اس قسم کا فساد ہو آخر کچھ نہ کچھ اس فساد کے نتیجے میں انقلاب آنا چاہئے۔ وہ انقلاب اگر قانون یعنی موجودہ آئین کو بہا نہ لے گیا تو پھر وہی بات ہوگی کہ آئین اس ملک کو بہا لے جائے گا۔ یہ فکر ہے جس کے لئے مَیں جماعت کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ دعاؤں میں اس ملک کو یاد رکھیں۔ اکثر احمدیوں کا وطن نہیں ہے کیونکہ بھاری اکثریت احمدیوں کی اب دوسرے ملکوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن اگر میرا وطن ہے یا ان کا وطن ہے جن کی کوششوں اور قربانیوں سے دراصل ساری دنیا میں احمدیت پھیل رہی ہے تو پھر تمام دنیا کو اس ملک سے اس قدر ہمدردی ہونی چاہئے کہ اسے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ملک کی بھلائی فرمائے اور ملک کی رائیں اور آئین تبدیل ہو لیکن ملک ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔ یہ وہ دعا ہے جس کی طرف میں سمجھتا ہوں کہ توجہ کرنا لازم تھا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 5/دسمبر 1997ء)

❁...... 12/دسمبر 1997ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ مضمون کے تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے پاکستان کے دردناک حالات کا ذکر کرتے ہوئے کھلا کھلا انذار فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ الانعام کی آیات 66 تا 68 کی تلاوت کی اور فرمایا:

”قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ۔ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ۔ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ۔ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ (سورہ الانعام آیات 66 تا 68)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے، تو ان سے کہہ دے کہ وہ یعنی اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے اوپر سے بھی عذاب نازل کرے اور تمہارے پاؤں کے نیچے سے بھی یا تمہیں ایک دوسرے کے خلاف آپس میں مختلف گروہوں کی صورت میں لڑا دے اور تم میں سے بعض کی طرف سے بعض کو تکلیف پہنچائے۔ دیکھ ہم دلیلوں کو کس طرح بار بار بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں۔ اور تیری قوم نے اس امر یعنی پیغام محمد رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا قرار دیا ہے حالانکہ وہ سچا ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ مَیں تمہارا ذمہ دار نہیں۔ ہر ایک پیشگوئی کی ایک حد مقرر ہوتی ہے اور تم جلد ہی حقیقت کو جان لوگے۔

یہ سورۃ الانعام کی وہ آیات ہیں جن کا آج کل ہمارے ملک پر بعینہٖ اطلاق ہو رہا ہے۔ اور اس قوم نے جو اپنے وقت کے امام کو جھٹلایا ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا سچا نمائندہ تھا تو عملاً انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کا انکار کر کے آپؐ ہی کی تکذیب کی ہے خواہ یہ منہ سے مانیں یا نہ مانیں، اس حقیقت سے کوئی انکار ممکن نہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق ظاہر ہوئے تھے، جیسا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی ظاہر ہوئے، تو پھر آپؑ کا انکار آنحضرت ﷺ کے فرمودات کا انکار ہے اور اس انکار کے نتیجہ میں جو کچھ خدا تعالیٰ ایسی قوم سے سلوک فرمایا کرتا ہے ان آیات میں اسی کا ذکر ہے۔

فرمایا: قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ان کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ تمہارے سر کے اوپر سے بھی عذاب لے آئے اور پاؤں کے نیچے سے بھی عذاب نکال دے یا تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے، گروہ در گروہ بانٹ دے يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ اور تم میں سے ایک گروہ کی طرف سے دوسرے کو تکلیف پہنچے اور آپس میں لڑائی پیدا ہو اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ۔ دیکھ ہم کس طرح کھول کھول کر اپنے نشانات کو بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ اور تیری قوم نے تجھے جھٹلا دیا حالانکہ جو بات تو لے کر آیا وہ حق تھی۔ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ان سے کہہ دے کہ میں تم پر نگران نہیں ہوں۔ اللہ کی تقدیر جو فیصلہ کرنا چاہے گی وہ کرے گی اور میں اس میں کوئی دخل نہیں دے سکتا۔ تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہ میں بچا سکتا ہوں نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔ یہ مفہوم ہے قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ کا۔ تم اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہو، ان اعمال کی سزا چکھو گے تو مجھے ذمہ دار قرار نہ دو۔ لیکن اِس قوم کو دوسری قوموں کی طرح یہ عادت پڑ چکی ہے کہ اپنے گناہوں کی پاداش کو دوسروں کی طرف منتقل کرتے ہیں۔ وہ ذمہ داری خود قبول کرنے کی بجائے کسی دوسرے پر ذمہ داری ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

گزشتہ خطبہ جمعہ میں مَیں نے اس بات کا خوب کھول کر اعلان کیا تھا کہ توقع تھی کہ یہ ملک اس آئین کو جو عملاً ردّی ہو چکا ہے خود پھاڑ کر پھینک دے گا اور یہ بڑھتا ہوا سیلاب اگر آئین کو غرق نہ کر سکا تو یہ آئین ایسا غلط آئین ہے کہ یہ اس ملک کو غرق کر سکتا ہے۔ یہ ایک تنبیہ تھی اور بالکل صحیح تنبیہ تھی۔ اس میں ایک ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ بعینہٖ یہی بات قوم کی

آواز تھی۔ لیکن جیسا کہ مُلّانوں کی عادت ہے انہوں نے وہ شوروغوغا مچایا سارے ملک میں کہ مرزا طاہر احمد نے اس بحران میں اپنا ملوث ہونا تسلیم کرلیا ہے اور یہ سارا بحران قادیانیوں کی کارروائی ہے۔ ایسے احمق لوگ ہیں کہ سوچ ہی نہیں رہے کہ یہ بات کیا کر رہے ہیں۔ اس بحران میں ملوث کون لوگ ہیں؟ ایک نواز شریف صاحب، ایک صدر مملکت، ایک سجاد صاحب جو سپریم کورٹ کے چیف جسٹس تھے اور کہتے ہیں کہ اب بھی ہوں اور دوسرے تمام چیف کورٹس کے جسٹس صاحبان اور مختلف صوبوں کی صوبائی عدالت انصاف کے نمائندے بھی۔ یہ سارے لوگ اس بحران میں ملوث ہیں۔

اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ بحران قادیانیوں نے پیدا کیا ہے تو ان سب پر مقدمہ ہونا چاہئے۔ ہر ایک کو عدالت میں پیش ہونا چاہئے اور ان سے پوچھا جائے کہ کیوں نواز شریف صاحب آپ کو جب قادیانیوں نے ملوّث کیا تھا تو ملوّث ہوئے کیوں؟ کچھ عقل کرنی چاہئے تھی!؟ قادیانی آپ کو اکسا رہے تھے اور آپ اچھل کر پھر اس معاملے میں دخل دینے لگے اور عدالت عالیہ سے ایک بحران میں الجھ گئے۔ اور پھر جسٹس سجاد سے سوال ہونا چاہئے تھا، چیف جسٹس بنے ہوئے ہو آپ کو اتنی عقل نہیں کہ قادیانیوں کے کہنے پر آپ نے اس بحران میں دخل دیا ہے۔ پھر باقی سب جج صاحبان کو پکڑنا چاہئے تھا اور لغاری صاحب کو خصوصیت سے پکڑنا چاہئے تھا اس لئے کہ لغاری صاحب نے اپنے بیان میں بعینہٖ یہی بات کہی ہے کہ یہ بحران قادیانیوں نے ہم پر مسلط کردیا ہے۔ اس کا اوّل کردار تو خود لغاری صاحب ہیں۔ سارا جھگڑا تو ان کے گرد ہی گھوم رہا ہے۔ وہ اور قاضی صاحب یہ دو مل گئے ہیں۔ اللہ نے ایک جوڑی ملا دی ہے لیکن ان دونوں سے پوچھا تو جائے کہ احمقو! تمہیں جب قادیانیوں نے کہا تھا تم نے انکار کیوں نہیں کردیا اور قادیانیوں کے کہنے پر تم بگٹٹ (یعنی جس کی باگ ٹوٹ جائے) بگٹٹ دوڑے ہو اور اس بحران میں ملوث ہوگئے ہو اور ملک کو ملوث کردیا ہے۔ یہ ان کی حماقت کا حال ہے۔

دراصل مولویوں کو یہ احساس ہوا ہے کہ یہ آئین تو ٹوٹنے والا ہی ہے اور اگر یہ آئین ٹوٹ گیا تو احمدیوں والی دفعہ بھی ساتھ ہی نکل جائے گی۔ اچانک گھبرا کر وہ بیدار ہوئے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ان سب نے بظاہر اکٹھے کا اعلان کیا ہے کہ ہم اس معاملے میں اکٹھے ہو جائیں گے اور یہ تنبیہ تھی قوم کے دانشوروں کو اور سربراہوں کو کہ احمدیوں والی کلاز (Clause) کو آپ ہاتھ نہ لگانا ورنہ ہم فساد برپا کریں گے۔ اور یہ بات بیوقوف بھول گئے کہ یہ فساد برپا کرنے کی سازش تو قاضی حسین احمد اور لغاری صاحب کی ہے۔ اگر اس معاملے میں فساد برپا ہوتا ہے تو لیڈر شپ ان کے ہاتھ میں آتی۔ اور سارے ملّاں بیوقوف بن جائیں گے اور اگر ابھرے تو اس فساد کے نتیجے میں یہی ابھریں گے۔ عجیب قوم ہے ان کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے معاملات بھی دکھائی نہیں دے رہے۔ دکھائی دیتے ہیں تو سمجھ نہیں آرہی، ہر طرف حماقت کا دور دورہ ہے۔

اب جو میرے الفاظ تھے وہ یہ تھے ان میں سے ایک تو مَیں بیان کرچکا ہوں۔ ’’اگر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا آئین نہ ٹوٹا تو ملک ٹوٹ جائے گا یعنی وہ آئین ملک کو لے ڈوبے گا‘‘۔ یہ اعلان تھا۔ اس کے مقابل پر یہ ایک اعلان سن لیجئے۔ سردار ابراہیم صاحب کہتے ہیں ’’جسٹس سجاد، فاروق لغاری کو بھی لے ڈوبے‘‘۔ بعینہٖ وہی بات جو مَیں کہہ رہا ہوں یہ خود مانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں۔ پھر اور بھی (اخبار) جنگ میں اسی طرح لے ڈوبنے کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور جو شور مچانے والے ہیں وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ ’’بات کھل گئی، عدلیہ، پارلیمنٹ کا لڑانا قادیانیوں کی سازش تھی‘‘۔ عدلیہ، پارلیمنٹ اور صدر یعنی سارے اتنے احمق لوگ ہیں کہ قادیانیوں کی باتوں میں آکر ایک دوسرے سے لڑ پڑے۔ تو جو لڑے ہیں ان کو پکڑو، ان کے خلاف مقدمے چلاؤ۔ غدار تو وہ ہیں جو ہمارے کہنے پر لڑ پڑے، میں لندن میں بیٹھا کیسے غدار ہوگیا۔ جو پاکستان میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں اور ملک سے غدّاری کر رہے ہیں ان کو پکڑو۔ مولانا امجد صاحب ’’آئین توڑنے کی سازشیں ہو رہی ہیں اور مرزا طاہر احمد کے خلاف غدّاری کا مقدمہ درج کرکے واپس یہاں لایا جائے‘‘۔ مجھے تو جب لائیں گے آپ، دیکھی جائے گی۔ جو ہیں وہاں ان کو تو پکڑ لو پہلے۔ ان کے خلاف تو غداری کے مقدمے قائم کرو۔ آگے سنئے ’’بحران قادیانیوں نے پیدا کیا، لغاری نورانی ملاقات میں اتفاق رائے‘‘۔ لغاری صاحب تو شامل ہیں اس اتفاق میں۔ عجیب و غریب ہستی ہیں یہ۔ خود صدر ہیں سارا جھگڑا فساد انہوں نے مچایا ہوا تھا۔ آخر یہ جھگڑا ان کو لے ڈوبا اور ساتھ قاضی حسین احمد کو بھی لے ڈوبا اور آخر پر مل کر یہ بیان جاری کیا ہے کہ قادیانیوں کی سازش تھی جو یہ بحران پیدا ہوا ہے۔ جسٹس رفیق تارڑ صاحب فرما رہے ہیں، ’’حالیہ بحران کے پیچھے قادیانی تھے۔ کھیل کی ناکامی سے سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا ہے، مریدوں میں بھی کمی آگئی‘‘۔ سبحان اللہ! حد سے زیادہ احمق قوم ہے۔ یہ جسٹس ہوا کرتے تھے رفیق تارڑ صاحب، ان کی دماغی حالت یہ ہے۔ کہتے ہیں سب سے زیادہ نقصان مرزا طاہر احمد اور اس کی جماعت کو ہوا۔ اور اگر مجھے اور میری جماعت کو ہوا تو اس بحران میں کیسے ملوث ہوگیا۔ لیکن مراد اُن کی یہ ہے کہ میرا بحران نافذ کرنے کا ارادہ ناکام ہوا اس لئے جماعت کو نقصان پہنچا ہے۔ نقصان تو سارا ملک رو رہا ہے کہ ملک کو پہنچا ہے اور اس ملک کے لئے میں نے دعا کا اعلان کروایا تھا کہ ساری جماعت دعا کرے کہ اس ملک کو نقصان نہ پہنچے۔ اگر نقصان پہنچنا ہے تو اس بیہودہ آئین کو پہنچ جائے جو ملک کو ڈبو رہا ہے۔ یہ مریدوں کی کمی والا واقعہ بھی ان سے پوچھنا چاہئے اور ان سے پتہ کرنا چاہئے۔ ’’آئین کو ختم کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں مرزا طاہر پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔ یہ بات صحیح لگتی ہے کہ قادیانی ملک توڑنے کی سازشوں میں مصروف ہیں‘‘۔ یہ راجہ ظفر الحق صاحب کا بیان ہے۔ آگے ہے ’’مرزا طاہر کی تقریر ملک کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کا اعلان ہے۔ اس کے خلاف غدّاری کا مقدمہ چلایا جائے۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے کر ملک کی سالمیت کا تحفظ کیا جائے‘‘۔ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے کا اعلان ہے۔ اب یہ تو وہ الزامات ہیں جو مجھ پر لگائے جا رہے ہیں اور جماعت پر لگائے جا رہے ہیں۔

اور اب وہ ملک کا اپنا حال جو ملک کے اخباروں میں چھپ رہا ہے اس میں سے چند اقتباسات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رفیق باجوہ صاحب، ’’آئین متنازعہ ہوچکا ہے ترامیم ختم کردی جائیں تو 1973ء کا آئین بہترین ہے‘‘۔ یہی تو میں نے کہا تھا کہ وہ ساری ترامیم 73ء کے آئین میں جماعت کے خلاف داخل کی گئی ہیں ان کو ختم کردینا چاہئے۔ پھر تمہارے بچنے کی کوئی صورت ہوسکتی ہے۔ وہ صاحب جو ہمارے مخالف سمجھے جاتے ہیں اور پہلے سالوں میں بہت مخالفت بھی کی رفیق باجوہ صاحب اب خود یہ اعلان کر رہے ہیں ’’ترامیم ختم کردی جائیں تو 73ء کا آئین بہترین ہے‘‘، ’’کیا 73ء کا آئین ناکام ہوگیا ہے؟‘‘ اس موضوع پر دانشوروں کی آراء ہیں۔ ڈاکٹر باسط صاحب، ’’کوئی آئین موجود نہیں اگر تصور کرلیا جائے کہ 73ء کا آئین موجود ہے تو یہ بھی موجودہ حالات سے مطابقت نہیں رکھتا۔ نئے آئین کی ضرورت ہے‘‘۔ جب میں کہوں نئے آئین کی ضرورت ہے تو کہتے ہیں یہ غدار ہے اور سارا ملک کہہ رہا ہے اور کوئی غداری کا مقدمہ قائم نہیں کیا جا رہا۔ پھر رفیق باجوہ صاحب کا اعلان، ’’موجودہ آئین تضادات کا شکار ہے جس سے فکر اور عقیدہ کا فقدان ہے۔ 73ء کا آئین متفقہ آئین تھا مگر بعد میں حکمرانوں نے اقتدار کو طول دینے اور ذاتی مقاصد کے لئے اس میں ترامیم کیں جن سے آئین متنازعہ ہوگیا‘‘۔ یہ کہہ رہے ہیں مَیں نے بغاوت کا اعلان کیا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے کہیں سارے بیان میں کسی بغاوت کا کوئی اعلان نہیں۔ لیکن جو کھلم کھلا بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں ان کو نہیں پکڑ رہے۔ مولانا فضل الرحمان نے کہا، ’’ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وقت قوم کے اندر ابھرنے والی بغاوت کو منظم کرکے اس نظام کے خلاف تحریک چلا کر اس کا تیا پانچا کیا جائے‘‘۔ میں نے تو کہا تھا کہ آئین کرے گا اگر کرے گا۔ آئین غلط ہے وہ ملک کو غرق کرے گا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ سارے ملک میں بغاوت ہونی ضروری ہے۔ یعنی پاکستان میں بیٹھا ملّاں بیان دے رہا ہے اور کسی کو جرأت نہیں کہ اس کا منہ بند کرے۔ مسعود صاحب سابق وزیر قانون ہیں وہ فرماتے ہیں، ’’1973ء کا آئین تمام ملک کی ضروریات پوری کرتا ہے اس میں ترامیم کرکے اس کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے‘‘۔ فضل الرحمان صاحب وہی ملّاں فرماتے ہیں، ’’ملک بے آئین ہوکر رہ گیا ہے اور تمام اقدامات ماورائے آئین اٹھا لئے گئے ہیں‘‘۔ اب دیکھیں جو ملک بے آئین ہوگیا ہو اس کے آئین کے متعلق اگر میں تبصرہ کروں تو وہ تو بغاوت ہے لیکن ایک ملّاں کہے کہ ملک بے آئین ہوگیا ہے اور ملک کے خلاف بغاوت ہونی چاہئے، آئین کے خلاف نہیں سارے ملک کے خلاف، اس کو کوئی نہیں پکڑتا۔ کموڈور طارق مجید صاحب لکھتے ہیں، ’’اس وقت آئین کا ستیاناس کردیا گیا ہے۔ آئین کی اتنی خلاف ورزیاں کی گئی ہیں کہ سپریم کورٹ میں خلاء پیدا ہوگیا ہے۔ آئین ایسے لگے گا جیسے ناقص قسم کا کاغذ کا کوئی ٹکڑا ہو‘‘۔ ناقص ردّی کاغذ کا ٹکڑا مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کہا ہو لیکن اگر میں نے کہا بھی تھا تو یہی تو بات ہے جو اب ملک کے دانشور کہہ رہے ہیں کہ ردّی کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ اس قانون کی حیثیت نہیں رہی۔ سلطان سہروردی صاحب ایڈووکیٹ لکھتے ہیں، ’’چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے بارہ میں کوئٹہ بنچ کے فیصلے کے بعد یہ کہنا کہ آئین ابھی باقی ہے منافقت کے سوا کچھ نہیں‘‘۔ پس یہ ساری قوم جھوٹ اور منافقت اور تضادات کا شکار ہوچکی ہے۔ غنویٰ بھٹو صاحبہ لکھتی ہیں، ’’نظام تبدیل کئے بغیر ملک بحرانوں سے نہیں نکل سکتا‘‘۔ روزنامہ خبریں میں ایک اداریہ لکھا گیا ہے جس میں بہت سی تفاصیل، بہت سے مشورے دئے ہیں جو بعینہٖ ان نتائج کے مطابق ہیں جو میں نے اخذ کئے تھے۔ لیکن بعینہٖ مطابق ہیں کہنا درست نہیں اس سے بہت زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں اور ملک کے اندر رہتے ہوئے یہ لوگ کھلم کھلا ملک کے خلاف بغاوت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اعلان کے ساتھ آئین کو ردّی کا ٹکڑا اقرار دے رہے ہیں۔ وہی الفاظ استعمال کر رہے ہیں کہ یہ بحران اس کو بھی لے ڈوبا، اسکو بھی لے ڈوبا، عدالت علیاء کو بھی لے ڈوبا اور صدر کو بھی لے ڈوبا۔

اب بتائیں سازش کس کی ہے۔ یہ ساری باتیں ہم یہاں بیٹھے قوم سے کروا رہے ہیں!!؟ اگر ساری قوم اس قدر پاگل ہوچکی ہے کہ یہاں بیٹھے میرے کہنے کے مطابق بحران کے بعد بحران کا شکار ہوتی چلی جارہی ہے تو ساری قوم کو غدّار قرار دے کر پھانسی دے دینی چاہئے پھر۔ لیکن مَیں یہ نہیں کہتا یہ ایک مُلّاں کہہ رہا ہے۔ میرے نزدیک حالات حاضرہ پر تبصرہ کرنا کوئی جرم نہیں ہے، یہ کوئی غدّاری نہیں ہے۔ اور ساری قوم بالکل صحیح کہہ رہی ہے کہ اس قانون کو، اس آئین کو جواب اس قابل نہیں رہا کہ ملک پر مسلط کیا جائے اسے دُور کردیا جائے تو پھر ملک کو دوبارہ اطمینان کا سانس نصیب ہوسکتا ہے۔ یہ تو آئین سے متعلق باتیں تھیں۔

مَیں قوم کو دوبارہ متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب کرکے قرآن کریم نے جو کچھ فرمایا ہے یہ آپ کے ساتھ ہو رہا ہے اور مزید ہوگا۔ اگر آپ کو کوئی چیز بچا سکتی ہے تو آپ کی ایک دوسرے سے منافقت اور مناقشت نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی متحدہ دعائیں ہی آپ کو بچا سکتی ہیں۔ جو بچانے والے ہیں ان کو تو آپ نے اپنا دشمن سمجھ لیا ہے۔ جن کی دعائیں خدا کے حضور، خدا کی بارگاہ میں قبولیت کے ساتھ دیکھی جاتی ہیں ان کو آپ نے اپنا دشمن بنا رکھا ہے۔ اور آپ تو دعا کے مضمون سے ہی ناواقف ہیں۔ صرف چیخ و پکار اور ایک دوسرے کو گالیاں دینا، ایک دوسرے کے گریبان چاک کرنا یہ آپ کا شیوہ بن گیا ہے۔ اس لئے اس ملک سے بدبخت ملّاں کو نکالو، یہ آپ کی گردنوں پر سوار ہے یہی بحران لاتا ہے اور اگر آئندہ کوئی بحران مزید آیا تو یہی مُلّاں لانے کا سبب بنے گا۔ اس لئے اپنے دشمن کو پہچانو اور عقل کرو۔ اگر پاکستان سے ملّائیت کا خاتمہ کردیا جائے تو یہ ملک دنیا کے عظیم ترین ممالک میں شمار ہونے لگے گا۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا، یہ ایک ایسا بیان ہے جسے قلم زد نہیں کیا جاسکتا۔ آپ چیخیں چلّائیں جو مرضی اس کے خلاف کہیں لیکن اس بات کو اپنے دلوں پر، اپنے سینوں پر لکھ لیں کہ اس ملک سے اگر مُلّاں کا فساد دُور کردیا جائے اور اسے اس ملک کے امور سلطنت میں دخل اندازی سے کلیۃً الگ کردیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ بہت بڑا عظیم ملک بن کر ابھر سکتا ہے۔ پس ہماری یہ تمنا ہے اور یہ دعائیں ہیں۔ اب انہیں جس طرح چاہیں غلط رنگ میں آپ پیش کرتے رہیں۔ مگر وہ غلط رنگ میں ان کا پیش کرنا آپ کے خلاف جائے گا۔ کیونکہ ہمیں ایک قادر مطلق پر ایمان ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے اور وہ ہمارے دل کی آہوں کو سنتا ہے۔ اور تمہاری یاوہ گوئی جو سنتا ہے تو تمہارے خلاف ردّعمل کے لئے سنتا ہے، تمہاری یاوہ گوئی کو خود تمہارے خلاف استعمال کرنے کے لئے تمہاری باتیں سنتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کی تائید میں ہمیشہ ہماری پشت پناہی پہ ہمارا خدا کھڑا ہے اور ہمیشہ کھڑا رہے گا آپ اس حقیقت کو تبدیل نہیں کرسکتے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12/دسمبر 1997ء)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۹/اکتوبر ۲۰۰۷ء)

پیدائش انسانی کے مختلف مراحل کے متعلق
قرآنی بیان کی صداقت پر جدید سائنسی وطبی تحقیقات کی گواہیاں

(مکرم عبدالرب انور محمود خان-امریکہ)

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ کروڑوں بلکہ اربوں نفوس انسانی قرآن کریم کی معرفت سے خدا سے متعارف ہوئے اور کلام پاک کی انمول اور یکتا تحریر نے نہیں دعوت اسلام حق دی۔ ایک دلچسپ امر یہ ہے کہ سائنسی محققین نے سائنسی حقائق مشاہدہ کئے اور انہیں قرآنی بیان سے مکمل طور پر ہم آہنگ پایا۔ قرآنی فضیلت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعلان کئے بغیر نہ رہ سکے۔ جب ہم ان مشاہدات اور واقعات پر اطلاع پاتے ہیں تو بے اختیار زبان سے جاری ہو جاتا ہے۔

قرآن خدانما ہے خدا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

قرآن کریم خدا کا قول ہے اور صحیفہ قدرت اس کا فعل اور ہر دو میں باہم کوئی تفاوت نہیں۔ یعنی یہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم نے کائنات کے بارے میں کوئی صداقت پیش کی ہو اور کائنات میں اس کے متضاد عمل نظر آتا ہو۔ اس وصف میں بھی قرآن کریم ایک منفرد مقام کا حامل ہے جبکہ دیگر مذہبی کتب میں جا بجا تضاد نظر آئے گا۔ مشہور زمانہ مثال زمین کے گول ہونے اور سورج کے گرد چکر لگانے کی ہے بائبل میں چونکہ لکھا گیا تھا چپٹی ہے اور جب گیلیلیو نے دریافت کی کہ زمین گول ہے اور دو طور پر اس کی گردش جاری ہے اپنے محور پر بھی اور سورج کے گرد بھی۔ تو عیسائی دنیا نے اس کو سخت سزائیں دیں کہ وہ بائبل کے خلاف بیان کر رہا ہے۔ 1990ء کی دہائی میں پوپ نے اس کارروائی پر پشیمانی کا اظہار کیا اور گلیلیو سے معافی مانگی۔

ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

اسی طرح دیگر مذہبی کتب میں بھی فرضی قصے اور کہانیاں درج ہیں۔ ان کی صرف ایک وجہ ہے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ نے ان کی نگرانی چھوڑ دی کیونکہ یہ تمام وقتی تعلیمات تھیں اور مرور زمانہ کے باعث ان میں تبدیلیاں عمل میں آئیں اور انسانی خیالات ان میں شامل ہو گئے۔

اس کے برخلاف قرآن کریم کی خدا تعالیٰ خود حفاظت فرما رہا ہے اور حفاظت کلام کا وعدہ خود قرآن میں درج ہے جیسا کہ فرمایا:.....قران کریم میں ٦ ہزار سے زائد آیات ہیں اور ایک ہزار کے لگ بھگ وہ آیات ہیں جن میں صحیفہ قدرت کے مضامین بیان ہوئے ہیں اور اس سلسلہ میں متعدد حقائق اور پیشگوئیاں مذکور ہیں۔ گویا معرفت کی ایک گہری کان ہے جس سے وقتاً فوقتاً انمول جواہرات اخذ کئے جاتے ہیں اور اخذ کئے جاتے رہیں گے۔

سائنسی محققین چونکہ صداقت کی کھوج میں رہتے ہیں اور کائنات کی کنہ معلوم کرنے میں مصروف العمل ہیں چنانچہ متعدد مرتبہ اللہ تعالیٰ ان پر وہ اسرار کھولتا ہے جو سراسر صداقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم پر تدبر اور پاکیزگی قلب سے غور و فکر سے عارف باللہ کو وہ مضامین نظر آتے ہیں جو ان سائنسی صداقتوں کی طرف رہنمائی کرتے ہیں انہی حقائق کو حضرت مسیح پاک نے اپنے عارفانہ کلام میں یوں فرمایا:

قرآں خدا نماں ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

یعنی آیات قرآنی خالق حقیقی کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور خدا کے کلام کی یہ خوبی ہے کہ ان مقدس آیات کے حقیقی علم کے بغیر انسان یقین کے بلند مینار پر نہیں پہنچ سکتا۔ کائنات یقیناً صناع حقیقی کی فعلی شہادت ہے تاہم اس کی حقیقی معرفت اور تصدیق خدا کے کلام سے ہی ممکن ہے۔

یوں تو مختلف سائنسدان اپنے اپنے شعبہ جات تحقیق میں مصروف العمل رہتے ہیں لیکن بعض ایسے خوش نصیب وجود ہیں جو دورانِ تحقیق جب کسی غیر معمولی مشاہدہ سے گزرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ اطلاع پاتے ہیں کہ قرآن کریم نے بھی اس صداقت کو بیان کیا ہے تو وہ قرآنی بیان میں مزید جستجو کرتے ہیں اور حق کی تصدیق برملا کلمہ توحید ان کی زبان سے جاری ہو جاتا ہے۔

ذیل میں قارئین کا تعارف چند ایسے سائنسدانوں سے کراتا ہوں جنہوں نے اپنی تحقیق کے دوران قرآن کریم کے مطالعے کا شرف حاصل کیا اور اس کے کلام ربانی ہونے کی تصدیق کی۔ سب سے پہلے میں وہ قرآنی آیات پیش کرتا ہوں جن کو پڑھ کر یہ معززین ورطہ حیرت میں پڑ گئے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ مومنون میں تخلیق انسانی کے مدارج ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

''اور یقیناً ہم نے انسان کو گیلی مٹی کے خلاصے سے پیدا کیا پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ایک ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفے کو الگ لوتھڑا بنایا پھر لوتھڑے کو مضغہ (یعنی گوشت کے مشابہ جما ہوا خون) بنا دیا پھر اس مضغہ کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا پھر ہم نے اسے نئی خلقت کی صورت میں پروان چڑھایا۔ پس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو سب تخلیق کرنے والوں سے بہتر ہے۔'' (المومنون آیات ۱۳ تا ۱۴)

ان آیات میں پیدائش انسانی کے چھ مراحل بیان کئے گئے ہیں۔ یہ بیان اس قدر مکمل ہے کہ آج کی تمام تحقیقات اسے صرف نصف سے تین چوتھائی حصہ کو سمجھ پائی ہیں۔ ایک درجن سے زائد ماہرین مطالعہ جنین نے ان آیات کے مطالعہ سے قرآن کریم کے حیرت انگیز بیان کی نہ صرف تعریف کی بلکہ ان میں سے بعض نے کلمہ توحید پڑھ کر اسلام کی صداقت کا اقرار کر لیا۔

ان میں سے ایک سائنسدان ٹورانٹو یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی وفات سے دو ماہ قبل ۱۴ فروری ۲۰۰۳ء کے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا:-

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ ماں کے پیٹ میں جب بچہ ساڑھے چار ماہ کا ہوتا ہے تو اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔ ٹورانٹو یونیورسٹی کے ایک کینیڈین پروفیسر نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں پیش کیا ہے۔ کیونکہ سائنسدانوں نے جس حقیقت کو پایا ہے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے ہی سے بیان فرما دیا۔ اب میرے پاس اس کا حوالہ تو موجود نہیں ہے مگر مجھے اتنا یاد ہے کہ اس کینیڈین پروفیسر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق عرض کیا تھا کہ میں ان کو سچا مانتا ہوں کیونکہ ساڑھے چار ماہ بعد آپ نے فرمایا ہے کہ بچہ میں روح پڑتی ہے اور ساڑھے چار ماہ سے پہلے اگر کسی کے ابارشن (Abortion) ہو جائے تو وہ لوتھڑا ہے جو مر جائے گا۔ ساڑھے چار ماہ بعد خواہ Incubator میں رکھنا پڑے مگر وہ ضرور پل سکتا ہے تو یہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک نشان بیان کیا گیا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل ۱۲/اپریل ۲۰۰۳ء)

جس کینیڈین پروفیسر کا ذکر حضور نے فرمایا وہ ڈاکٹر کیتھ مور ہیں جنہوں نے ان آیات قرآنی کا گہرا مطالعہ فرمایا اور ۱۹۸۲ء میں سعودی عرب کی ایک میڈیکل کانفرنس سے خطاب کیا اور اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ اسی محفل میں آپ نے فرمایا:

گذشتہ تین سال سے میں کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی کے زیر اہتمام Embryology کمیٹی کے ساتھ مل کر قرآن کریم کی کچھ آیات اور سنت کے مسائل پر تحقیق میں مشغول ہوں۔ یہ وہ آیات ہیں جن میں پیدائش انسانی اور جنین کی حالتوں کی طرف اشارے ہیں۔ میں شروع ہی میں قرآنی بیان پڑھ کر ورطۂ حیرت میں پڑ گیا کہ یہ بیان کس قدر درستی صحت پر مبنی ہے جو ساتویں صدی میں درج کیا گیا جب مطالعہ جنین کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا۔ اگرچہ میں دسویں صدی کے مسلمان محققین کی شاندار تاریخ سے واقف ہوں اور میڈیکل سائنس میں ان کے عظیم کردار کا علم رکھتا ہوں لیکن مجھے قرآن کریم اور سنت میں بیان کردہ حقائق سے کوئی واقفیت نہیں تھی۔

("The Developing Human with Islamic Additions" Third Edition W.B. Sounders Co. 1982.)

اسی طرح قاہرہ کانفرنس میں انہوں نے فرمایا:-

مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں قرآن کریم کی آیات در بارہ جنین اور اس کی روئیدگی کے بارے میں ان کی حقیقت واضح کر سکا۔ یہ بات بالکل صاف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا کیونکہ اس علم کا بیشتر حصہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے کئی صدیوں بعد دریافت ہوا۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔

(Scientific Signs of The Quran And Sunna (By ABdul Majeed Zindani http:www.It_is_truth.org)

اپنی تحقیقات کی تکمیل پر پروفیسر کیتھ مور نے نہایت واشگاف الفاظ میں اس قرآنی عظمت کو بیان کیا۔ وہ فرماتے ہیں:

''چونکہ انسانی جنین کے ارتقائی مراحل پیچیدہ ہیں اور مستقل عملی تبدیلی کا شکار ہیں اس امر کی ضرورت ہے کہ ان کی زمرہ بندی قرآنی بیان کے مطابق کی جائے اور قرآنی اصطلاحات کو اس تقسیم کی بنیاد قرار دیا جائے یہ سسٹم جو قرآن نے پیش کیا سادہ مکمل اور تمام پہلوؤں پر حاوی اور موجودہ علم جنین کی تصدیق کرتا ہے.....گزشتہ چار سالوں کے عمیق مطالعہ قرآن و حدیث نے انسانی جنین کے مراحل کی زمرہ بندی کے نئے اسلوب سکھائے ہیں اور یہ بات حیرت انگیز ہے کہ یہ بیان ساتویں صدی میں ریکارڈ ہوا۔ فی الحقیقت قرآنی بیان کی بنیاد ساتویں صدی کے علمی معیار پر نہیں ہو سکتی۔ اس سے قدرتی نتیجہ صرف یہی نکلتا ہے کہ یہ قرآنی بیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی نازل ہوا۔ آپ کو (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ تفصیلات ہرگز معلوم نہ تھیں کیونکہ وہ امی تھے اور کسی سائنسی علم سے مکمل نابلد۔''

ڈاکٹر کیتھ مور نے متعدد کتب تصنیف فرمائیں بلکہ ان کی بعض کتب علم الابدان میں مطالعہ جنین (Embryology) کے لئے بطور درسی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ جن میں ایک مشہور زمانہ کتاب The) Developing Human ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے بعد انسانی پیدائش کی منازل قرآن وسنت کی روشنی میں تحریر کیں۔ اس کتاب میں آپ نے قرآنی آیات میں بیان فرمودہ حقائق کو یوں بیان کیا۔

''پھر ہم نے اسے نطفہ کے طور پر ٹھہرنے کی محفوظ جگہ میں رکھا۔ اس آیت میں نطفہ سے مراد Sperm یا Spematoza ہے مگر ارفع معانی کے لحاظ سے اس سے مراد Zygote ہے جو تقسیم ہو کر Blastocyst بناتا ہے اور بچہ دانی کی اندرونی دیوار میں نصب ہو جاتا ہے۔ یہ معانی قرآن کریم کی ایک اور آیت کی وضاحت کرتے ہیں۔ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو ایک ملے جلے قطرہ سے پیدا کیا گیا۔ چنانچہ Zygote مرد کے Sperm اور عورت کے Egg سے مل کر بنتا ہے۔

پھر ہم نے اس نطفہ کو لوتھڑا بنایا لغوی معنی کے لحاظ سے عَلَقَہ کے تین معانی ہیں۔ ۱-جونک یا Leech۔ ۲-معلق چیز اور نمبر ۳ جما ہوا خون چنانچہ (اس میٹھے پانی کے کیڑے) Leech اور علقہ کی ظاہری صورت ایک دوسرے سے بہت ملتی ہے۔ اس مرحلہ پر انسانی جنین ماں کے خون سے غذا حاصل کرتا ہے جس طرح Leech دوسرے جانوروں سے چمٹ کر اس کا خون چوستی ہے عَلَقَہ کے دوسرے معانی معلق چیز کے ہیں چنانچہ یہی کیفیت ہوتی ہے جنین کی جو بچہ

دانی کی دیوار سے معلق ہوجاتا ہے۔

عَلَقَہ کے تیسرے معانی جمے ہوئے خون کے ہیں۔ چنانچہ ہمارا مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس مرحلے پر عَلَقَہ کی بیرونی ہیئت اور اس کی تھیلی جمے ہوئے خون سے مشابہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنین میں ایک بھاری مقدار میں خون جمع ہوجاتا ہے جب وہ عَلَقَہ کی حالت میں ہوتا ہے اس حالت میں خون کی گردش ابھی شروع بھی نہیں ہوئی ہوتی جب تک کہ تین ہفتے نہ گزر جائیں اسی وجہ سے جنین اس مرحلے میں جمے ہوئے خون سے مشابہ ہوتا ہے۔

چنانچہ عَلَقَہ کے ہر سہ معنی جنین کی اصل کیفیت کا نقشہ پیش کرر ہے ہیں۔ اس سے اگلا مرحلہ مُضغہ (Mudgha) کہلاتا ہے عربی زبان میں مُضغہ کے معنی ''ایک چبایا ہوا مادہ'' (Chewed Substance) ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک Gum کے ٹکڑے کو اپنے منہ میں رکھ کر چبائے تو اس Gum کی جو شکل بنے گی مُضغہ کو اس سے مشابہت ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مُضغہ ایک چبایا ہوا مادہ کی طرح ہے۔ قرآن کریم اس کے بعد یہ بتلاتا ہے کہ اس چبائے ہوئے مادہ سے ہڈیاں بنتی ہے۔ جن پر گوشت چڑھایا جاتا ہے۔ جنین کی نشو ونما بالکل اسی ترتیب کے ساتھ ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

(الغرض آٹھ ہفتوں کے بعد جنین نئی شکل میں آجاتا ہے اس کو اس وقت Fetus کہتے ہیں۔''

اس بیان سے واضح ہے کہ برقی مائیکروسکوپ (Microscope) کے استعمال سے جنین کے جو مشاہدات کئے گئے۔ عین قرآن کریم کے بیان کے مطابق ہیں۔ علم جنین کے کئی اور ماہرین نے ان تحقیقات کا مطالعہ کیا اور ساتھ ہی قرآنی آیات پر بھی تدبر اور غور کیا اور وہ بھی اس نتیجہ پر پہنچے جس کی نشاندہی ڈاکٹر کیتھ مور نے کی۔ ذیل میں چند اور آراء پیش ہیں۔

Professer E. Marshall Johnson. Chairman Dept of Anatomy And thomas Jefferson Dev Biology,

فلاڈیلفیا یونیورسٹی نے شیخ زندانی صاحب کی ریسرچ کمیٹی میں کام کرنا شروع کیا جنہوں نے قرآنی آیات دربارہ پیدائش انسانی کا بغور مطالعہ کیا ابتداء انہوں نے اس امر سے انکار کیا کہ قرآن کریم میں ایسا بیان موجود ہے لیکن تفصیلی مطالعہ کے بعد فرمایا:

''المختصر قرآن صرف نشونما کی بیرونی ساخت کو ہی بیان نہیں کرتا بلکہ اندرونی مراحل جنین کو تفصیل سے بیان کرتا ہے اس کی پیدائش اور نشونما پر روشنی ڈالتا ہے اوران سب ضروری امور کی نشاندہی کرتا ہے جو موجودہ سائنس واضح کررہی ہے......

مجھے کوئی اور شہادت اس بات کی نہیں ملتی کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ مضامین کسی اور جگہ سے میسّر آئے.... لہٰذا بغیر کسی اشتباہ کے یہ ماننا پڑے گا کہ اس علم میں ایک خدائی ہاتھ ہے جو اس تحریر کے وقت اس کی مدد کر رہا تھا۔''

(Video Tape of Interview by Abdul Majeed Zindani)

Prof: Joe Leigh simpson Deptt. of ob/Gyn, Baylor college of Medicine, Houston Texas

نے یہ ریمارکس دیئے:

''محمد کی احادیث اس ذخیرۂ علم سے حاصل نہیں ہوسکتیں جو اس زمانہ میں دنیا میں موجود تھا۔ چنانچہ یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑتا ہے کہ اسلام اور Genetics یعنی علم مطالعہ جنین میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ فی الحقیقت اسلام سائنسی علوم میں بطور رہنما کے جو بذریعہ وحی حاصل کئے گئے ہیں سائنس کی رہنمائی کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وہ بیان موجود ہے جو صدیوں بعد سائنسی دنیا میں صحیح ثابت ہوا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ علم قرآن خدا کی طرف سے ہے۔''

Dr. Tejatat Tejasen Chairman And former Dean, Faculty of Medicine, University of Chiangmai, Thailand

تھائی لینڈ کے یہ پروفیسر بھی قرآن کریم کے بیان سے بے حد متاثر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ انہوں نے ان آیات پر تبصرہ یوں پیش کیا۔ ''گزشتہ تین سال سے میں قرآن کریم کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ جو کچھ میں نے اس کانفرنس میں حاصل کیا میں یقین رکھتا ہوں کہ قرآن کریم نے چودہ سو سال قبل جو حقائق پیش کئے وہ سب صداقت پر مبنی ہیں اور سائنسی تجربات سے ثابت کئے جاسکتے ہیں۔ چونکہ محمدؐ اُمّی تھے اور لکھ پڑھ نہیں سکتے تھے وہ یقیناً خدا کے رسول تھے جن کو یہ انوار، نور حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ سے بذریعہ وحی عطا ہوئے تھے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع ہے کہ ہم اقرار کریں کہ دنیا میں کوئی اور خدا نہیں مگر اللہ اور محمدؐ اس کے رسول ہیں سب سے قیمتی چیز جو میں نے اس کانفرنس سے حاصل کی ہے وہ کلمہ توحید ہے۔'' (Video Tape Interview)

ان تمام سائنسدانوں نے قرآن کریم کی مختلف آیات علم جنین کے سلسلہ میں پیش کیں جن سے انہوں نے علوم جدیدہ کو سمجھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس پاکیزہ شعر میں اس عظیم سمندر کو چند حروف میں سمو دیا ہے۔

قراں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کی معرفت کا چمن ناتمام ہے

دوسرے مصرعہ کی تصدیق خود ان سائنسدانوں نے اپنے اس بیان سے ثابت کردی ہے کہ قرآن کریم کی بیان فرمودہ زمرہ بندی اور اقسام نہایت مکمل اور عین مشاہدات کے مطابق ہیں بلکہ مستقبل میں ان علوم کی ترتیب اسی قرآنی ترتیب کے ماتحت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ دیگر محققین دنیا کو بھی اسی طرح نیک فطرت بنادے کہ وہ صداقت قرآن کے گرویدہ ہوجائیں۔

(بحوالہ روزنامہ الفضل جولائی ۴ رجولائی ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆☆

آپکے خطوط آپکی رائے ....

مجلس احرار کا سیاہ جھوٹ

جماعت احمدیہ عالمگیر کا جلسہ سالانہ قادیان 2007ء اپنی سابقہ روایات کے ساتھ عظیم الشان طریق پر منعقد ہوا۔ ۱۷ ہزار شمع احمدیت کے پروانوں سمیت سیکڑوں مذہبی اور سیاسی رہنماؤں نے شرکت کی۔ قادیان سے جلسہ سالانہ کی کاروائی براہِ راست پوری دنیا میں نشر کی گئی۔ درجنوں اخبارات اور کئی T.V چینلز بشمول ETV اردو نے جلسہ کی کاروائی کو شائع اور نشر کیا۔

حیدرآباد سے شائع ہونے والے متعصب اخبار ہفتہ روزہ ''گواہ'' ۷-۱۱رجنوری ۲۰۰۸ء ایک جھوٹی خبر شائع ہوئی کہ ماہ دسمبر 2007ء کو جماعت احمدیہ عالمگیر کا قادیان میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ نعوذ باللہ بالکل ناکام رہا۔ احراری نام نہاد علماء نے اس مراسلہ میں سیاہ جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس جلسہ میں 75 پاکستانی احمدیوں کے علاوہ 100 کے لگ بھگ احمدی رضا کاروں نے شرکت کی۔ عقل کے اندھے احراری کارندوں کی آنکھوں پر سیاہ پردے پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے آباء واجداد کے جھوٹ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اللہ کے فضل سے پاکستان سے چار ہزار سے زائد احمدیوں نے اس جلسہ میں شرکت کی۔ جسکی سفارت ہند سے تصدیق کی جاسکتی ہے۔ ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مزید 26 ممالک سے ہزاروں فدایان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کی۔ جلسہ کی کامیابی کی خبریں پنجاب کے درجنوں اخبارات کے جلی حرفوں میں نہ صرف شائع ہوئیں بلکہ حاضرین جلسہ کے فوٹوز بھی نمایاں طور پر شائع کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے ایام میں ہر روز امرتسر سے قادیان کے لئے تین اسپیشل ٹرینیں چل رہی تھیں لیکن احراری نام نہاد رضا کاروں نے لکھا ہے کہ ''سالانہ جلسہ ناکام وریلوے نے بھی اسپیشل ٹرین چلانے سے انکار کردیا''۔ جبکہ احراری نمائندہ کو پولیس نے گرفتار کر کے عدالتی تحویل میں دے دیا جسکا نام مودود خاں بتایا گیا۔ مجلس احرار جو کہ دیوبندی ٹولہ ہے یہ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے غریب مسلمانوں کو جذبات میں لاکر پیسے بٹورنے کی چکر میں رہتے ہیں اور اپنی اکثریت کا فریب دیکر حکومتی کارندوں کو بلیک میل کر کے سیاسی روٹیاں سیکنا چاہتے ہیں ورنہ ان سیاہ جھوٹ بولنے والوں کے دل میں اسلام کی ہمدردی بالکل نہیں۔ جسکا کام ہی جھوٹ بولنا اور جھوٹ لکھنا ہو وہ سچا کیسے ہوسکتا ہے۔

جماعت احمدیہ سختی سے اس طرح کے جھوٹے پروپیگنڈہ کی مذمت کرتی ہے اور عوام الناس کو ان احراری ملاؤں کے فریب اور دھوکے سے ہوشیار رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ (پریس سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد)

طلباء کے لئے مفید معلومات.....................

میڈیکل اداروں میں داخلے

طلباء کو M.B.B.S کے لئے داخلہ پری میڈیکل ٹیسٹ (P.M.T) کے بعد ملتا ہے۔ ملکی اور صوبائی سطح پر ہر سال کئی داخلے کے لئے امتحانات ہوتے ہیں۔ ان امتحانات میں کئی مضامین سے سوالات پوچھے جاتے ہیں ان میں کیمسٹری، زولوجی اور بوٹونی اہم ہیں۔ ان امتحانات میں سوالات کو معین طور پر اور تیزی سے حل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور اسکے لئے پہلے سے تیاری ضروری ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر بننے کے خواہش مند طلباء کو P.M.T پاس کر کے M.B.B.S میں داخلہ لینا ہوگا۔ کچھ اہم میڈیکل اداروں اور ان میں داخلے .کے امتحان کی تاریخوں کے متعلق ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

☆-P.M.T اور C.B.S.E-امتحان کی تاریخ 6/اپریل سے 11 مئی 2008ء
☆-AIIMS-امتحان کی تاریخ 1 جون 2008ء
☆-P.A.T./P.M.T.، B.M.U درخواست کی آخری تاریخ 8/مارچ 2008ء امتحان: 7 مئی 2008ء
☆-K.C.E.T-امتحان 19 اپریل 2008ء
☆-K.M.C لدھیانہ-درخواست کی آخری تاریخ: 3 مئی 08ء، امتحان: 27 جولائی 08ء
☆-M.G.I.M.C مہاراشٹر-درخواست کی آخری تاریخ 29 فروری، امتحان 20 اپریل 08ء۔
☆-O.U.M.D.E.T.، B.D.S.، M.B.B.S۔امتحان: 18 مئی 2008ء
☆-M.C.E.T(P.M.T)-امتحان 8 مئی 2008ء ☆-W.B.J.E.E.G. بنگال۔ امتحان 20 اپریل۔ ☆- K.E.A.M. - امتحان 23/24 اپریل 2008ء۔ ☆-P.U.C.E.T پنجاب۔ امتحان: 18 مئی 2008ء۔ ☆-G.G.S.I.U(P.M.T) امتحان 1 اور 28 جون 2008ء

(ماخوذ از روزنامہ دینک جاگرن بزبان ہندی)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
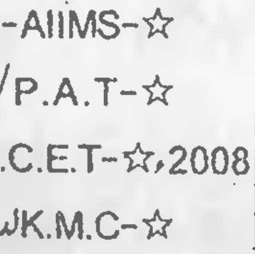
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

نزلہ، زکام

اور اس کے علاج کے آسان اور سستے نسخے

زکام واحد بیماری ہے جس کا شکار انسانوں کے ساتھ جانور بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً بندروں، بھیڑوں اور بکریوں کو بھی زکام میں مبتلا دیکھا گیا ہے اور ہاں! میڈکی کو بھی تو زکام ہوتا ہے۔ یہ ایسی بیماری ہے کہ بندے کو اچھا خاصا شرمندہ کر دیتی ہے۔ محفل میں جہاں سب ہمہ تن گوش کوئی بات سن رہے ہوں، کسی زکام کے مریض کو زوردار چھینک آئی اور سارے حاضرین پر برسات کر گئی۔ اور تو اور ایسے حال میں ٹیلی فون سننا بھی ایک کار دشوار لگتا ہے۔

ہم نے تو اس کے بارے میں ایک مقولہ بھی سنا ہے کہ اگر زکام کا علاج کیا جائے تو دو ہفتے میں ٹھیک ہوتا ہے لیکن اگر علاج نہ کیا جائے تو پندرہ دن لے جاتا ہے۔ حکیم اجمل خان مرحوم نزلے کا علاج چھ ماہ میں کیا کرتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ اگر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نمہ سے جان چھڑانا ہے تو کم از کم چھ ماہ علاج کروائیں۔ آئیے آج ہم آپ کو اس سے نجات کے چالیس علاج اور ٹوٹکے بتاتے ہیں۔ آپ جو بھی ٹوٹکہ اپنی طبیعت اور مزاج سے موزوں پائیں، اسے آزمالیں۔ انشاء اللہ افاقہ محسوس کریں گے۔

☆-ایک گلاس دودھ کو جوش دلائیں اور اس ابلتے دودھ میں ایک دیسی انڈہ پھینٹ کر ڈال دیں۔ ساتھ ہی چولہے سے ہٹالیں۔ اس دودھ میں حسب ذائقہ چینی ڈال کر گرم گرم چائے کی طرح نوش کریں۔ کم از کم تین دن ایسا کریں۔

☆سنگترے اور مالٹے کا استعمال زکام میں افاقے کا موجب بنتا ہے۔ اگرچہ دونوں ترش پھل ہیں۔

☆سورج مکھی کے تازہ پتوں کا رس نکال کر ناک سے سڑکانے سے چھینکیں آ کر دماغی بوجھ اور جکڑن دور ہو جاتی ہے۔ یہ علاج ان مریضوں کے لئے ہے جن کا زکام بہتا نہیں اور سر کو مسلسل جکڑے رکھتا ہے۔

☆رُب شہتوت بھی نزلہ، زکام اور کھانسی کا مؤثر علاج ہے۔ اسے بطور دوا دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ اگر اسے ناشتے میں جام کی جگہ ڈبل روٹی پر لگا کر کھائیں تو بھی فائدہ مند ہے۔

☆کسوندی کے پتے چھ ماشے، ملٹھی چھ ماشے تین چھٹانک پانی میں جوشاندہ بنا کر شربت بنفشہ سے میٹھا کر کے چند روز تک صبح شام استعمال کریں۔ نزلہ کے لئے مفید ہے۔

☆گولر کے درخت کی نرم شاخیں، پتے اور پھل آدھ سے وہ چھٹانک تک (عمر کے مطابق) آدھ سیر پانی میں رات بھگو دیں صبح خوب جوش دے کر ایک پاؤ پانی رہنے پر آگ سے اتار لیں اور مل اور چھان کر، تین چھٹانک چنی ملا کر آگ پر رکھ کر شربت کا قوام بنالیں۔ یہ شربت دن میں آٹھ دس دفعہ چائے کے چمچ کے برابر چاٹتے رہئے ہر قسم کے نزلہ، کھانسی، دمہ اور آواز بیٹھنے میں مفید ہے۔ جن مریضوں کے نزلہ، زکام کے ساتھ ساتھ گلے پھول جاتے ہوں، انہیں چند روز گرم قہوہ کی ایک پیالی میں تھوڑا سا نمک اور ایک عدد لیموں کا رس ملا کر صبح لگاتار چند یوم تک پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

☆لہسن بھی نزلہ و زکام (وبائی اور سردی) سے افاقے کا باعث ہے اس کا خوراک میں شامل ہونا بھی علاج ہے۔

☆شمالی افریقہ میں لوگ نزلہ، زکام، کھانسی اور عام کمزوری دور کرنے کے لئے لہسن کو آٹے میں ملا کر روٹی پکا کر کھلاتے ہیں۔ امریکہ میں لہسن سے بنے ہوئے درجنوں قسم کے سفوف، سرکے، پنیر اور گوشت کی شکل کے ٹکڑے بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ جن افراد کو بار بار نزلہ زکام یا گلے پڑنے کا عارضہ ہو وہ پالک کے ساتھ مونگ پکا کر عام غذا کے طور پر استعمال کریں۔ اس سے قوت مدافعت بڑھتی ہے۔

☆شدید زکام ہو اور بخار بھی آ مہمان بنے تو ایک پاؤ نیم گرم دودھ میں ہلدی اور کالی مرچ دو دو ماشے ملا کر پینے سے ایک دو دو دن میں صحت یابی ہو جاتی ہے۔ نزلہ بارد (سردی کی وجہ سے ہونے والا) کے لئے بے حد مفید ہے۔

☆جب نزلہ زکام میں بلغم خارج نہ ہونے سے سر اور کنپٹیوں میں بوجھ اور درد ستانے لگے تو ڈیڑھ سے تین ماشے تک اجوائن کے دانے نیم گرم کر کے ململ کی ڈھیلی سی پوٹلی میں باندھ کر چند منٹ تک سونگھنے سے نزلہ، زکام، چالو، بلغم خارج اور سر درد کافور ہو جاتا ہے۔

☆موسم بدلنے پر ہونے والے نزلہ زکام کے لئے کثائی خورد (کنڈ ریاری یا مولی) شاہترہ اور گلو چھ چھ ماشے پیالی بھر پانی میں جوش دے کر چھان لینے کے بعد شکر، چینی یا شہد ملا کر چند روز صبح سویرے استعمال کریں۔ ہر قسم کے بخار کے لئے موثر ترین علاج ہے۔

☆جب نزلہ زکام بند ہو کر یا زہریلے مواد جمع ہونے سے سر درد کرنے لگے تو کنڈیاری کے بیج پیس کر کپڑ چھان کر کے ایک دو رتی بطور نسوار سونگھنے سے صحت ہو جاتی ہے۔

☆اندرانی گھاس جسے اندرانک مچھے مچھی کے نام سے بھی پکارتے ہیں، کو بطور سالن استعمال کرنا ایک علاج ہے۔ اس میں موجود کیرے ٹین اور روٹامن سی زکام کا توڑ ہیں۔

☆زکام میں ناک کے راستے والی شریانوں میں خرابی سے اکثر اصحاب کو کبھی ناک کا ایک نتھنا اور کبھی دوسرا بند ہو کر پریشان کرتا ہے۔ بعض مریض ناک سے بو آنے اور بعض دن میں کئی بار ناک بند ہونے اور چھینکوں کے زور سے بیزار ہوتے ہیں۔ ایسے مریض نازبو کے دس بارہ پتے اور اسطخو دوس تین ماشے پیالی بھر پانی میں دم دے کر میٹھا کر کے صبح نہار منہ پی لیں اور دوبارہ پیالی بھر کر پانی ڈال کر رکھ چھوڑیں شام چار بجے ایک ہلکا جوش دے کر میٹھا کر کے چند روز سے چند ہفتے استعمال کریں۔

☆ملٹھی کا جوشاندہ بنا کر پینا بھی افاقے کا باعث ہوتا ہے۔

☆مویز منقّٰی سات سے اکیس دانے، چھوٹی الائچی پانچ سات اور سونف آدھ تولہ پانی میں کوٹ چھان کر میٹھا ملا کر کھانے یا تینوں کو ذرا کوٹ کر پیالی دو پیالی میں دودھ میں جوش دے کر اس کا ناشتہ کرنے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے چند روز میں صحت ہوتی ہے۔

☆جن افراد کا نزلہ زکام اور بار بار چھینکیں آنے سے دماغ کمزور ہو جائے تو ان کو چند روز تک ہزار دانی خشک کی ہوئی سوا تولہ سے اڑھائی تولہ، سونف آدھ سے ایک تولہ، تخم خشخاش تین سے چھ ماشے اور مغز بادام پانچ سات دانے گلاس بھر پانی میں گھوٹ چھان کر پلائیں اور ساتھ ساتھ درخت توت اور درخت لسوڑی کے پانچ پانچ پتے آدھ سیر پانی میں بھگو کر مل چھان کر چینی یا شربت ملا کر دو مرتبہ یومیہ دیں۔ چند روز استعمال کرنے سے نزلہ اور چھینکیں آنی بند اور دماغ مضبوط ہو جاتا ہے۔ ذیابطیس کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔

☆دھریک یا بکائن کے پھولوں کا گلدستہ بنا کر سونگھنے سے بند ناک کھل جاتا ہے اور کنپٹیوں میں جما ریشہ نکل کر نزلہ زکام کو فائدہ ہو جاتا ہے۔ وبائی نزلہ کے لئے اکسیر ہے۔

☆بھاپ لینا بھی ایک موثر طریقہ علاج ہے۔ بھاپ کی گرمی اور نرمی سے متاثرہ شریانوں کو سکون ملتا ہے۔

☆تمباکو تین ماشہ، کلونجی، برگ کشمیری، پتھہ، سونٹھ اور دارچینی ایک ایک ماشہ، سب کو باریک پیس لیں اور ۲ رتی صبح اور ۲ رتی شام ہمراہ پانی استعمال کریں۔ بفضلہ اللہ صحیح معنوں میں نزلہ بارد اور سر درد میں اکسیر ہوگی۔

☆گرمی کے زکام کے لئے گائے کے دودھ سے بنا ہوا کم از کم ڈیڑھ پاؤ پنیر لے کر اس میں مصری ملا کر کھلائیں۔ اس سے انشاء اللہ گرمی کا زکام بآسانی رفع ہو جاتا ہے۔

☆پوست، ریٹھہ اور مرچ سیاہ ہم وزن باریک پیس کر رکھیں۔ بوقت ضرورت تھوڑی سی مریض کو سونگھا دیں۔

☆سونف ایک تولہ آدھ سیر پانی میں کوٹ کر ڈالیں اور آگ پر پکائیں۔ جب آدھ پاؤ رہ جائے تو چھان کر چینی ملا کر صبح و شام پلائیں۔ اگر اس میں سرخ شکر ملالیں تو دو آتشہ ہو جائے گا۔

☆سونف کا سفوف، چینی اور گائے کا گھی ہم وزن ملالیں۔ تین تولہ آمیزہ ایک پاؤ دودھ کے ہمراہ شام کو کھائیں۔ دائمی نزلہ زکام کا مجرب، مفید اور سہل علاج ہے۔

☆دو چھوٹے چمچے شہد میں نصف لیموں کا رس شامل کریں اور دن میں تین چار بار لیں۔ نزلہ زکام کا نشان بھی نہ رہے گا۔

☆سردی سے نزلہ زکام کے لئے دو تولہ شہد میں ادرک کا رس ۶ ماشے شامل کر کے چاٹیں۔ اس کے لئے یہ جادو اثر دوا ہے۔ دمہ کے لئے مفید ہے۔ نیز سینہ کی جکڑن بھی دور ہو جاتی ہے۔

☆جب کئی دن سے زکام ہو اور ناک کے راستے پانی کثرت سے جاری رہے تو اس کے لئے یہ نسخہ ہے۔ انگیٹھی میں کوئلے دھکائیں اور ان دھکتے کوئلوں پر ہلدی کے ٹکڑے ڈال کر اس کے اوپر قیف رکھ دیں تاکہ دھواں ضائع نہ ہو اور اس قیف کی نالی سے نکلے۔ اب اس دھوئیں کو کبھی ناک اور کبھی منہ سے نگلیں۔ انشاء اللہ العزیز افاقہ ہوگا۔ ہچکی کے لئے انتہائی مؤثر ہے۔

☆جو لوگ مستقل نزلے زکام کے مریض ہیں اور ان کے سر کے بال بھی بوجہ نزلہ سفید ہو چکے ہیں تو ان کے لئے ایک مجرب نسخہ ہے۔ تخم اندرائن ۲۰ تولہ اور مالکنگنی ۲۰ تولہ کو موٹا موٹا کوٹ کر دو سیر پانی میں ڈال کر پکائیں۔ جب پانی نصف رہ جائیں تو اس میں ایک سیر میٹھا تیل ڈال کر پکائیں۔ جب تمام پانی جل جائے اور صرف تیل رہ جائے تو اسے چھان کر حفاظت سے شیشی میں رکھ لیں۔ بوقت ضرورت سر پر لگائیں۔ نزلہ زکام کی تو دوا ہے ہی بالوں کو بھی سفید ہونے سے روکتا ہے۔

☆برگ نیم ایک تولہ، مرچ سیاہ چھ ماشہ دونوں کو نیم کے ڈنڈے سے باریک پیس کر رتی رتی کی گولیاں بنالیں اور سائے میں خشک کر کے شیشی میں محفوظ کر لیں۔ مریض کو نیم گرم پانی سے صبح شام ایک ایک گولی کھلائیں۔ سانس اور جلد کی الرجی نیز ہر قسم کی خارش کے لئے مفید ہے۔

☆چونکہ زکام کے علاج میں بنیادی حیثیت وٹامن سی کو حاصل ہے لہٰذا اورنج جوس لیں۔ ساتھ ساتھ سوپ، جوشاندہ، ملٹھی کا استعمال کریں۔ غرارے کریں۔

☆نزلہ زکام کے لئے اجوائن مؤثر علاج ہے۔ اس میں بند ناک کھولنے کی زبردست صلاحیت ہے۔ کھانے کا ایک چمچہ کوٹے ہوئے بیج کسی کپڑے میں باندھ کر سونگھنے سے بند ناک کھل جاتی ہے۔ اسی طرح پوٹلی رات کو سوتے وقت تکیے کے پاس رکھنی چاہئے۔ چھوٹے بچوں خصوصاً شیرخوار بچوں کے گلے میں پوٹلی اس طرح باندھی جاتی ہے کہ تھوڑی کے نیچے رہے۔ بالغ افراد ایک چائے کا چمچہ ابلتے پانی میں ڈال کر بھاپ لیں تو زیادہ مؤثر ہے۔

☆ادرک کی چائے بھی ایک بہترین علاج ہے۔ ابلتے پانی میں پتی ڈالنے سے پہلے ادرک کے ٹکڑے ڈال دیئے جاتے ہیں۔ یہ جوشاندہ یا چائے سردی زکام اور اس سے متعلقہ بخار میں مؤثر ہے۔

☆دھکتے کوئلوں پر املتاس کی جڑیں ڈال کر ان کا دھواں لینا بھی مؤثر علاج ہے۔

☆پیاز کا عرق ۳ سے چار چمچ ہم وزن شہد میں ملا کر روزانہ تھوڑا تھوڑا کر کے چاٹنا اس بیماری میں شفا بخش ہے سردیوں کے زکام اور نزلہ سے تحفظ کا مؤثر ذریعہ بھی۔

☆نازبو کے پتے، لونگ اور عام نمک آدھے لیٹر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ پانی آدھا رہ جائے۔ اس جوشاندے کا استعمال سکون بخش ہے۔ نزلہ باردہ کے لئے مفید ہے۔

☆دارچینی ہر قسم کے زکام کا بہترین علاج ہے۔ اس کا موٹا سفوف ایک گلاس پانی میں چٹکی بھر سیاہ مرچ کے سفوف اور شہد کے ساتھ ابال کر پیا جائے تو یہ انفلوئنزا، گلے کی خراش اور ملیریا کا شافی علاج ہے۔

☆زیرہ کا پانی جراثیم کش مشروب ہے۔ زکام اور بخار میں بہت مفید ہے۔ ایک چائے کا چمچہ زیرہ ابلتے پانی میں ڈال کر چند سیکنڈ مزید ابلنے دیں۔ پھر اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اگر زکام کا تعلق گلے کی خراش سے ہے تو خشک ادرک کے چند ٹکڑے یہ پانی بناتے وقت شامل کر لیں۔ بہترین دوا تیار ہے۔ بدہضمی، کھٹی ڈکاروں کے لئے مؤثر ترین علاج ہے۔

زکام میں دوا کے ساتھ ساتھ پرہیز کو بھی اپنائیں۔ ایسی چیزیں نہ کھائیں جن سے زکام کو مہمیز ملے۔ آرام کریں اور وقت پر دوائی لیں۔ تاکہ آپ کو جلد از جلد اس سے چھٹکارا مل سکے۔ نیز روزہ اس کا مؤثر علاج ہے۔

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ جنوری ۲۰۰۴ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۴ جولائی ۲۰۰۷)

ملکی رپورٹیں

تروچی تامل ناڈو کے بُک فیئر میں جماعت احمدیہ کا سٹال

تامل ناڈو کے ٹھیک وسط میں واقع شہر تروچی میں جو تامل ناڈو کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے روٹری کلب کی طرف سے اکیسویں بک فیئر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اور یہ بُک فیئر Thillai Nagar کی ایک وسیع و مشہور عمارت میں ۲۸؍ستمبر تا ۷؍اکتوبر ۲۰۰۷ء دس روز جاری رہا۔ اور پچیس ہزار سے زائد زائرین نے اس بُک فیئر کا معائینہ کیا۔ اور اس میں کل 90 سٹالز لگائے گئے جس میں مسلمانوں کی طرف سے صرف جماعت احمدیہ نے سٹال لگایا۔ حالانکہ اس شہر میں لگ بھگ دو لاکھ کی تعداد میں مسلمان ہیں۔

ہمارے سٹال میں انگریزی اور تامل زبانوں میں مختلف کتب رکھی گئی تھیں جن کو دیکھ کر آنے والوں نے بہت تعجب کا اظہار کیا۔ علاوہ ازیں ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم ویدوں میں'' اور شری کرشن جی خدا کا رسول'' جیسے بینرز بھی آویزاں کئے گئے تھے جن سے زائرین بہت متاثر ہوئے اور ان بینروں کے دیکھنے پر وہ لوگ اسلام کے بارہ میں دریافت کرنے اور ہماری کتب کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے پر متوجہ ہوئے۔

ہمارے سٹال میں اخباری نمائندے اور میڈیا والے اور متعدد اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے پرنسپلز، پروفیسرز، لیکچرار، اساتذہ طلباء اور عوام الناس جو پڑھے لکھے ہیں روزانہ آکر استفادہ کرتے اور اپنی اپنی ضرورت کی اور پسندیدہ کتب خریدتے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ تروچی کے احباب کو ہر روز ڈیوٹی دینے اور سینکڑوں افراد کو تبلیغ کرنے اور پمفلٹ تقسیم کرنے کے مواقع میسّر آئے اور ہمارے سٹال میں پہلے سالوں کی نسبت اس سال زیادہ کتب فروخت ہوئیں۔ خصوصًا قرآن کریم اور اسلامی اصول کی فلاسفی کے انگریزی اور تامل ترجمے اور Where did Jesus Die کا تامل ترجمہ اور دیگر تامل کتب زیادہ فروخت ہوئیں۔ اس طرح سے ہزاروں لوگوں نے جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل کیا اور اس مقصد کے لئے ایک پمفلٹ ''احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف'' پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا۔ ان دس دنوں میں بُک فیئر کئی لحاظ سے بابرکت ثابت ہوا اور اللہ تعالیٰ اس نئی جماعت کی حقیر مساعی کو قبولیت کا شرف عطا فرما کر بہترین نتائج مرتب کرے۔ (پی ایم محمد علی مبلغ سلسلہ احمدیہ تروچی)

تربیتی کیمپ مجلس انصاراللہ کنانور زون موگرال

مورخہ 9-12-07 کو بروز اتوار کنانور زون کا تربیتی کیمپ مسجد احمدیہ موگرال منعقد ہوا۔ اس میں ۷۰ سے زائد انصار کیمپ میں شریک ہوئے دیگر مقامی انصار و خدام اور نزدیکی جماعت کے افراد کو ملا کر تعداد ۹۶ تک پہنچ گئی۔ دو نئے بیعت شدہ اور دو غیر از جماعت دوستوں نے بھی تربیتی اجلاس میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تربیتی کیمپ ہر لحاظ سے کامیاب رہا مسجد صدیقہ میں مکرم جناب یو. منصور احمد صاحب کی زیر صدارت جناب عطاء العلیم صاحب کی تلاوت اور جناب بشیر احمد صدیق صاحب کی نظم کے ساتھ تربیتی اجلاس کا آغاز ہوا۔ محترم جناب کنج احمد ماسٹر صاحب زونل امیر پینگاڑی مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مکرم مولوی شریف احمد صاحب مبلغین سلسلہ، جناب سی. ایچ عبدالشکور صاحب، جناب عبدالرحمٰن صاحب، جناب عبدالعزیز صاحب وغیرہ نے سامعین سے خطاب کیا اور مفید نصائح سے نوازا۔ آخر میں خاکسار صدیق اشرف علی (زعیم مجلس مقامی) نے سب مہمانوں کا شکر ادا کیا۔ اس طرح اجلاس نہایت حسن و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ محترم جناب پی. ناصر صاحب ناظم مجلس انصاراللہ کیرالہ بھی تشریف لائے تھے اور گاہے بگاہے ہدایات دیتے تھے۔ بعد نماز ظہر و عصر محترم صدیق امیر علی صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر کیرالہ اور ممبر صدر انجمن کے مزار پر محترم زونل امیر صاحب کنانور نے اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں مہمانان کرام شام چار بجے ایک تاریخی قلعہ کی سیر کے لئے جو یہاں سے 30 کلومیٹر دور ہے تشریف لے گئے۔ (صدیق اشرف علی، زعیم مجلس انصاراللہ موگرال، کنانور زون، کیرالہ)

اعلانات نکاح

☆☆ - عزیزہ آصفہ الہٰ دین بنت مکرم یوسف احمد الہٰ دین صاحب مرحوم آف سکندرآباد کا نکاح عزیز عطاء القدوس صاحب ابن سعید احمد صاحب آف سنگاپور کے ساتھ مورخہ ۳۱؍دسمبر ۲۰۰۷ء کو 60000 روپئے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔

(اعانت بدر ۵۰۰ روپئے) (مینیجر بدر قادیان)

☆☆ - محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان نے مورخہ 30-12-07 کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں عزیزم مکرم محمد فرحت اللہ صاحب غوری ابن مکرم محمد نصرت اللہ صاحب غوری حیدرآباد کے نکاح کا اعلان عزیزہ نازنین زبیر صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمد زبیر صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ (اعانت بدر مبلغ ۵۰۰ روپے)

(رفیق احمد مالاباری نائب ناظر بیت المال آمد قادیان)

احباب جماعت سے ہر دو رشتہ کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی یادگاری گیٹ کا سنگ بنیاد

قادیان دارالامان میں مورخہ ۲۷؍جنوری ۲۰۰۸ء کو نزد چار منزلہ بلڈنگ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی یادگیری گیٹ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ تقریب سنگ بنیاد بعد نماز عصر پانچ بجے شام منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر درویشان کرام، ناظر صاحبان، نائب ناظر صاحبان، افسران صیغہ جات اور شہر کے غیر مسلم معززین ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب کی رہائش گاہ کے صحن میں جمع ہوئے۔ چنانچہ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے سنگ بنیاد میں پہلی اینٹ نصب کی جس کے بعد موقعہ پر موجود درویشان کرام اور ناظر صاحبان، انجمن تحریک جدید کے وکیل الاعلیٰ صاحب اور ناظم صاحب وقف جدید وایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون، صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے بنیادی اینٹیں نصب کیں۔ شہر کے بعض غیر معززین مثلاً جناب عجائب سنگھ صاحب (ڈی ایس پی) قادیان، جناب راجیش ککڑ صاحب (ایس ایچ او) قادیان، جناب حکیم سورن سنگھ سابق صدر بلدیہ اور بلدیش سنگھ طور صاحب کے علاوہ شہر کے معززین شامل ہوئے۔ سنگِ بنیاد رکھے جانے کے بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد موجود احباب کی تواضع کی گئی۔

قادیان میں جدید فضل عمر پرنٹنگ پریس کا سنگ بنیاد

مورخہ ۲۹؍جنوری ۲۰۰۸ء کو صبح گیارہ بجے نزد گورونانک دیو اکیڈمی ہرچووال روڈ فضل عمر پرنٹنگ پریس کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان نے پہلی بنیادی اینٹ نصب کی۔ آپ کے بعد درویشان قادیان، ناظر صاحبان، انجمن تحریک جدید کے وکلاء اور انجمن وقف جدید کے ایڈیشنل ناظم صاحب وقف جدید بیرون، افسران صیغہ جات کے علاوہ اور بھی دیگر احباب نے بنیادی اینٹیں نصب کیں۔

اس موقعہ پر شہر کے بعض غیر مسلم معززین بھی موجود تھے۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے دعا کرائی اور اس کے بعد احباب کی تواضع کی گئی۔ (ادارہ بدر)

انصار بھائیوں کا مقام اور اُس کے تقاضے

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا قیام اللہ تعالیٰ نے اس لئے فرمایا ہے تا اُس کے ذریعہ سے وہ نظام قائم ہو جو ساری دنیا کو اسلام و احمدیت کے جھنڈے تلے جمع کر دے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کی تکمیل کے لئے ہمیشہ صفِ اوّل میں رہنے کا عہد کیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا مشن اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان وعدہ سے اظہر من الشمس ہے۔

''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔''

اس کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے دل پر جو تحریک القاء فرمائی وہ تحریک جدید کے نام سے روئے زمین پر پھیلے ہوئے ممالک میں پیغام حق پہنچا رہی ہے۔ اس تحریک کی عظمت اور عالمگیر ذمہ داریوں کے پیش نظر حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے ہر طبقہ کو تحریک جدید کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے کے لئے مکلّف فرمایا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ ہمارے محبوب امام رضی اللہ عنہ نے انصاراللہ سے جو توقع وابستہ فرمائی ہے کہ ہمیشہ صف اوّل میں رہنے کا اہتمام کریں گے۔ تحریک جدید کی خدمت کے بارے میں بھی انصار بھائی صفِ اوّل میں رہنے کا پورا پورا خیال رکھیں گے۔ تحریک جدید کے ۲۷ مطالبات انصار بھائیوں کے علم میں ہونگے جن کا خلاصہ حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:-

''تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپئے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعہ کا نام تحریک جدید ہے۔'' (مطالبات تحریک جدید صفحہ ۲)

نیز فرمایا: ''یاد رکھو یہ تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی ان کو بھی دور کر دے گا اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزّت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔'' (انیس سالہ کتاب صفحہ ۱۴)

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے ممبران کا جائزہ لے کر تحریک جدید کے مالی جہاد میں انصاراللہ کی سو فیصد شمولیت کو یقینی بنایا جائے اور ان کی مالی قربانیوں کو معیاری بنانے کی کوشش کی جائے۔ مقامی سیکرٹری تحریک جدید سے ہر ممکن تعاون فرما کر وعدہ جات کے ٹارگیٹ کے حصول میں کامیابی کو یقینی بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین (قائد تحریک جدید مجلس انصاراللہ بھارت قادیان)

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۲ رجنوری بوقت 10:15 بجے صبح بمقام مسجد فضل لندن درجہ ذیل تفصیل سے نماز جنازہ پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر : مکرم ڈاکٹر ادریس بیگ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر مرزا اسحاق بیگ صاحب آف بلیک برن ۹ رجنوری کو طویل علالت کے بعد ۶۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو جماعتی خدمات کا بے حد شوق تھا اور لمبا عرصہ جماعت بلیک برن کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: ۱-مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب ابن مکرم نظام الدین قریشی صاحب آف بازید خیل پشاور ۱۹ ردسمبر ۲۰۰۷ء کو ۸۷ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک، مخلص، خوش اخلاق، ملنسار، دعا گو اور جماعتی خدمات کا والہانہ شوق رکھنے والے فدائی احمدی تھے۔ لمبا عرصہ اپنی جماعت بازید خیل ضلع پشاور کے صدر رہے۔ مخالفین نے ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں دو دفعہ آپ پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۲ بیٹیاں اور ۸ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم محمود خان صاحب (کارکن حفاظت خاص لندن) کے والد تھے۔

۲-مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب پرنسپل ڈینٹل سرجن ۱۸ راگست ۲۰۰۷ء کو ۶۶ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے گوجرانوالہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کے بیٹے، مکرم چوہدری عبدالقدوس صاحب مرحوم سابق مینجر بشیر آباد سٹیٹ کے بھائی اور مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر مرحوم وکیل القانون تحریک جدید کے داماد تھے۔ مرحوم کم گو، شریف النفس، نہایت سادہ اور رحم دل انسان تھے۔ آپ اپنے خاندان میں بہت ہی مہمان نواز مشہور تھے۔ بڑے مخلص، فدائی اور نیک وجود تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳-مکرم عیسیٰ جان خان صاحب ۱۰ رنومبر ۲۰۰۷ء کو کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ۱۹۴۱ء میں احمدیت قبول کی۔ بہت ہی فدائی اور مخلص احمدی تھے۔ قرآن کریم اور بائبل کے عالم تھے۔ خلافت احمدیہ کے ایسے فدائی تھے کہ خلفاء کا ذکر آتے ہی آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتی تھیں۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ ساری زندگی علمی، تبلیغی اور تربیتی کاموں میں صرف ہوئی۔ آپ نہایت مخلص، وفا شعار، مہمان نواز، خلیق اور ملنسار انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ پرانے موصی تھے۔ ۱۹۹۲ء میں آپ نے اپنی وصیت 1/8 کر دی اور پھر ۱۹۹۵ء سے 1/4 تک بڑھا دی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے سارے بچوں کا جماعت کے ساتھ مخلصانہ تعلق ہے۔

۴-مکرم نسیمہ رحمان دہلوی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحمان دہلوی صاحب کینیڈا ۲۴ رنومبر ۲۰۰۷ء کو طویل علالت کے بعد کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بچپن میں والدین کی مخالفت کے باوجود اکیلے لمبا سفر کر کے قادیان پہنچیں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سلور جوبلی کے موقعہ پر ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر ۱۶ سال کی عمر میں بیعت کی سعادت پائی اور خاندانی مخالفت کے باوجود آخر دم تک احمدیت پر ثابت قدم رہیں۔

۵-مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم شاد صاحب آف چھور چک ۱۱۷ سانگھڑ ۲۵ نومبر ۲۰۰۷ء کو مختصر علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مورخ احمدیت) کی خوشدامنہ اور محترم چوہدری محمد علی صاحب (وکیل التصنیف ربوہ) کی سمدھن تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ۴ بیٹیاں اور ۴ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۶-مکرم محمد اقبال بھٹی صاحب ابن مکرم فقیر محمد بھٹی صاحب آف سیالکوٹ امسال ۲۰۰۷ء کے جلسہ پر قادیان گئے تھے جہاں جلسہ سے ایک دن قبل جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۹۲ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ پانچ وقت کے نمازی اور نہایت نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

۷-مکرم ملک اسلام باری صاحب آف لاہور ۲۵ ردسمبر ۲۰۰۷ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کے چچازاد بھائی تھے۔ ۱۹۷۴ء کے فسادات میں مرحوم ساہیوال میں مقیم تھے جہاں ان کی جائیداد اور کاروبار کو بہت نقصان پہنچایا گیا۔ مگر آپ ان تمام مشکل حالات کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشاد پر بڑی استقامت اور ثابت قدمی کے ساتھ وہیں مقیم رہے۔ وفات سے چند سال قبل آپ لاہور آ گئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

۸-مکرم کرنل ریٹائرڈ شیخ محمد شریف صاحب آف کراچی ۳ رجون ۲۰۰۷ء کو ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ نے جماعت کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی اور جہاں بھی رہے ہمیشہ جماعت سے مضبوط تعلق رکھا۔

۹-مکرم شیخ راشد احمد صاحب سابق کارکن وکالت مال تحریک جدید ربوہ ۲۸ ردسمبر ۲۰۰۷ء کو ۹۴ سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں بیعت کی اور احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے خاندان نے آپ کو جائیداد سے محروم کر دیا۔ ۱۹۴۵ء میں زندگی وقف کر کے وکالت مال تحریک جدید ربوہ میں خدمات سرانجام دیتے رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد کینیڈا چلے گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ نہایت مخلص، وفا شعار، غریبوں کے ہمدرد اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والے نیک انسان تھے۔

۱۰-مکرم نعیم احمد صاحب آف لاہور ۲۶ ردسمبر ۲۰۰۷ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت شیخ محمد حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مالی تحریکات میں باقاعدہ اور بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے نیک انسان تھے اور 1/5 حصے کے موصی تھے۔ پسماندگان میں بیگم کے علاوہ ایک بیٹا ہے۔

۱۱-مکرم مونس احمد صاحب ابن مکرم ارشد محمود غالب صاحب آف لاہور ۹ راگست ۲۰۰۷ء کو بوجہ کینسر لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنی مجلس میں اطفال الاحمدیہ کی سطح پر صنعت وتجارت اور وقار عمل کے شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ اطاعت کا جذبہ نمایاں تھا۔ نہایت نیک، شریف طبع، نمازوں کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے حامل نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین

دُعائے مغفرت

ہمارے ہردلعزیز چھوٹے بھائی مکرم قریشی غلام احمد صاحب سکندر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گلبرگہ صوبہ کرناٹک ایک مختصری علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّ لِلّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ بچپن ہی سے صوم وصلوٰۃ کے پابند بہترین اخلاق کے مالک ہر ایک کے ساتھ بڑے خندہ پیشانی سے پیش آنے والے انسان تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تحریر کردہ ہومیو پیتھی کتاب کی روشنی ہی آپ اپنے عزیزوں و دوستوں کی طبی خدمت کرتے رہے۔ خدا کے فضل سے آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی تھے تعلیم کے زیور سے بچوں کو آراستہ کرنے میں آپ بڑی راحت محسوس کرتے تھے۔ ۱۷ اراکتوبر ۲۰۰۷ء کی رات جب آپ کی طبیعت خراب ہوئی تو آپ کو گلبرگہ سے حیدر آباد بغرض علاج لایا گیا۔ مگر افسوس ہر ممکن طبی کوشش کے باوجود آپ جانبر نہ ہو سکے۔ آپ کے وصال کے دوسرے دن مورخہ ۲۲ اراکتوبر ۲۰۰۷ء بعد نماز ظہر مولانا مقصود احمد صاحب بھٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مومن منزل سعید آباد کے صحن میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کو اشکبار آنکھوں کے ساتھ نیا احمدی قبرستان حیدر آباد میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے بھائی کو اپنی رضا کی جنت میں داخل کرے۔ آمین۔

(قریشی عبدالحکیم سیکرٹری تعلیم بنگلور)

ضروری اعلان

بابت امتحان صد سالہ خلافت جوبلی برائے انصار اللہ بھارت

خلافت جوبلی کے پروگرام کے تحت مجلس انصار اللہ بھارت کا دوسرے سہ ماہی امتحان کے لئے کتاب ''منصب خلافت'' مقرر کی گئی ہے۔ یہ امتحان ۱۶ رمارچ ۲۰۰۸ء کو ہوگا۔ زعماء کرام اپنی مجلس میں اس امتحان کی تیاری کے لئے اور صدفی صد اراکین کی شمولیت کے لئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

☆ اسی طرح ایسے تمام مبلغین و معلمین کرام جو غیر اردو علاقوں (جیسے ہندی، بنگلہ، مالایالم، تامل وغیرہ علاقے) میں متعین ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ کتاب ''منصب خلافت'' کا امتحان ماہ مارچ ۲۰۰۸ء میں ہونا ہے۔ چونکہ یہ کتاب اس وقت صرف اردو میں دستیاب ہے۔ اس لئے آپ حضرات احباب جماعت کو اس کتاب کا مقامی زبان میں ترجمہ بار بار سنائیں۔ اس کے درس کا انتظام کریں۔ اور انصار، خدام کو اس کے Notes مقامی زبان میں لکھوائیں۔

امتحان کی تیاری کرانے میں بھرپور تعاون دیں اور صدفی صد اراکین کو ذیلی تنظیم کی طرف سے منعقد کئے جانے والے امتحان میں شمولیت کے لئے توجہ دلائیں اور انہیں تیار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ (آمین)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16792:: میں اے پی اے محمود احمد ولد اے پی وائی عبدالقادر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7/4/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے عبدالرحمٰن العبد اے پی اے محمود احمد گواہ محی الدین خواجہ وی اے

وصیت 16793:: میں عائشہ مہرون زوجہ ناگور مہدی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال ساکن خم یورم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: نیکلس 24 گرام، چین ایک عدد 40 گرام، انگوٹھی تین عدد 10 گرام، کنگن 4 عدد 32 گرام، بالیاں ایک جوڑی 16 گرام۔ کل وزن 122 گرام۔ سبھی زیور 22 کیرٹ پر مشتمل ہیں۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 106140 ہے۔ نقرئی: پازیب ایک جوڑی 55 گرام۔ حق مہر 10000 روپے وصول ہو کر خرچ ہو چکا ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس ناگور مہدی الامۃ عائشہ مہرون گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر

وصیت 16794:: میں وی اے ایس فاطمہ زوجہ اے پی وائی عبدالقادر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1976ء ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8/7/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی: چین تین عدد 88 گرام، ایک عدد نیکلس 24 گرام، چار عدد کنگن 36 گرام۔ سبھی زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ کل وزن 148 گرام قیمت اندازاً ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ہے۔ حق مہر ادا شدہ 280 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے پی وائی عبدالقادر الامۃ وی اے ایس فاطمہ گواہ اے عبدالرحمٰن طاہر

وصیت 16795:: میں ایم بی ناصر احمد ولد ایم اے باوا قوم احمدی مسلم پیشہ زراعت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ Valayanchirangara ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/8/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی العبد ایم بی ناصر احمد گواہ ایم اے باوا

وصیت 16796:: میں صفیہ بیگم زوجہ شبیر احمد یعقوب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2/8/2002 ساکن کاٹراپلی ڈاکخانہ کاٹراپلی ضلع وارنگل صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک عدد نیکلس 16.900 گرام، انگوٹھی 3 گرام، ہار 24 گرام، بالیاں 4.700 گرام۔ نقرئی: پازیب 166 گرام قیمت 2520 روپے۔ کل قیمت 48204 ہے۔ زمین مقام پالا کرتی 200 گز قیمت 45000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شبیر احمد یعقوب الامۃ صفیہ بیگم گواہ کے ناصر احمد

وصیت 16797:: میں رقیہ بی بی زوجہ محمد عیسیٰ خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پانچ ہزار روپے وصول شدہ۔ اس کے علاوہ کوئی زیور نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد عیسیٰ خان الامۃ رقیہ بی بی گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16798:: میں محمد عیسیٰ خان ولد محمد یونس خان مرحوم قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/10/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از پارٹ ٹائم ملازمت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد محمد عیسیٰ خان گواہ قریشی انعام الحق

وصیت 16799:: میں طاہر ایم اے ولد ایم کے مجید قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ Valayanchirangara ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22/8/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آئی آر انصار مہدی العبد طاہر ایم اے گواہ ایم کے اشرف

وصیت 16800:: میں پی سی نفیسہ زوجہ کے حیدروس کٹی قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 59 سال تاریخ بیعت 1978ء ساکن پوکائل بازار ڈاکخانہ پوکائل بازار ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اراضی 94 سینٹ سروے نمبر (150/1996)159 بمقام کائل پرمب تحصیل ترور ضلع ملہ پورم جس کی موجودہ قیمت 2820000 روپے ہے۔ کائل پرمب میں اراضی 61 سینٹ زمین سروے نمبر 159 (150/1996) بمقام کائل پرمب جس کی موجودہ قیمت 915000 روپے ہے۔ اراضی 40 سینٹ سروے نمبر 108/1 (350/1996) بمقام چیریا منڈم جس کی موجودہ قیمت 200000 روپے ہے۔ اراضی 20 سینٹ سروے نمبر 71/3 (146/1995) بمقام پولاکاٹوئی جسکی موجودہ قیمت 400000 روپے ہے۔ اراضی 46 سینٹ سروے نمبر 155/1 (732/1961) بمقام ولاونو جس کی موجودہ قیمت 1380000 روپے ہے۔ کل جائیداد کی قیمت 5715000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از

جائیداد ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے حیدروس کٹی　　الامۃ پی سی نفیسہ　　گواہ کے حارث

وصیت 16801 :: میں ممتاز بیگم ولد مصدق احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 60000 روپئے وصول شد۔ زیورات طلائی 220 گرام 22 کیرٹ اندازاً قیمت 176000 روپئے۔ جن میں چوڑیاں، چین اور انگوٹھیاں شامل ہیں۔ حق مہر کی رقم میں سے 25000 روپئے زیورات میں شامل ہیں اور باقی رقم 35000 روپئے میں نے نقد وصول کی ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ستمبر 2006 ءسے نافذ کی جائے۔

گواہ مصدق احمد　　الامۃ ممتاز بیگم　　گواہ محمد کلیم خان

وصیت 16802 :: میں آمنہ ظفری پی زوجہ ظفر اللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن مریاکئی ڈاکخانہ ترواڑا کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10/9/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات: ہار دوعدد 29 گرام، کڑا ایک عدد 8 گرام، بالیاں دوعدد 5 گرام، انگوٹھی ایک عدد 2 گرام۔ کل قیمت 43500 ہے۔ خاوند کی سالانہ آمد 25000 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ہدایت اللہ خان ثقافی　　الامۃ آمنہ ظفری پی　　گواہ ظفر اللہ ٹی

وصیت 16803 :: میں جاوید احمد لون ولد عبد المنان لون قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کنی پورہ ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3/7/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3303 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/10/06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ انیس احمد اسلم　　العبد جاوید احمد لون　　گواہ منیر احمد ساجد

وصیت 16804 :: میں مبارک احمد سملیہ ولد چھکن انصاری قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ...... وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ سملیہ میں والد صاحب کا ایک مکان ہے جس میں تین بھائی اور چار بہنیں حصہ دار ہیں خاکسار کو جب حصہ ملے گا تو حصہ جائیداد ادا کر دیگا۔

میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی محمد فضل اللہ　　العبد مبارک احمد　　گواہ محبوب احمد

وصیت 16805 :: میں بشریٰ نصرت زوجہ مبارک احمد سملیہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 46 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 3000 روپئے۔ زیور طلائی نوزپن 0.290 گرام، بالیاں 5.170 گرام، انگوٹھی 2.950 گرام۔ کل وزن 8.410 گرام۔ کل قیمت 7821 روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی محمد فضل اللہ　　الامۃ بشریٰ نصرت　　گواہ محبوب احمد

وصیت 16806 :: میں راشدہ طارق زوجہ سید طارق مجید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/10/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 15000 روپئے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی سیٹ 3 عدد 61.740 گرام، انگوٹھی اور کوکہ 3.400 گرام، (22 کیرٹ) کل وزن 65.140 گرام۔ قیمت اندازاً 54600 روپئے۔ زیور نقرئی: 154 گرام۔ قیمت اندازاً 2772 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/10/06 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید طارق مجید　　الامۃ راشدہ طارق　　گواہ محمد انور احمد

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-6222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے
دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾

(البقرۃ 251)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾ (آل عمران :9)

(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

صوبائی و زونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش
بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

وَقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ نمبر: 16

اُنہیں پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے صدقات کے متعلق یہ بھی فرمادیا ہے کہ کہاں کہاں خرچ ہوتے ہیں۔ صدقات محتاجوں، مسکینوں اور ان کا انتظام کرنے والوں، تالیف قلوب کے لئے، گردنوں کو آزاد کرنے کے لئے، چٹی میں مبتلا لوگوں کو چھڑانے کے لئے اور مسافروں کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ فرمایا یہ احکام ہیں معاشرے کو پاک کرنے کے لئے۔ اگر اسلامی حکومتیں نیک نیتی سے ان احکامات پر عمل شروع کردیں تو اس کے نتیجہ میں ایسا نظام اُبھرے گا کہ نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پاکیزگی سے مُراد ظاہری پاکیزگی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ حدیث میں آتا ہے کہ نظافت ایمان کا حصہ ہے اس میں ہر طرح کی صفائی، دانتوں کی صفائی، کپڑوں کی صفائی اور ماحول کی صفائی سب شامل ہیں۔ پھر اخلاقی پاکیزگی ہے جس میں حسد سے بچنا اور جھوٹ سے اجتناب کرنا شامل ہے۔ حسد آگ کی طرح نیکیوں کو کھا جاتا ہے اور جھوٹ انسان کو شرک کے قریب کردیتا ہے۔ اخلاقی پاکیزگی کے لئے تیسری بات یہ ہے کہ دیانت داری کے ساتھ قرضوں کی ادائیگی کی جائے۔ بعض لوگ قرض تو لے تو لیتے ہیں لیکن واپسی پر لیت و لعل سے کام لیتے ہیں اس عظیم رسول کی طرف منسوب ہونے والے لوگوں کا ایسا شیوہ نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہری اور باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ۞ ۞

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر: 16

اور پھر جہاد کا طریقہ یوں بیان کرتے ہیں:-

اور یہ جو کہا گیا ہے کہ جہاد مدافعت اور خود اختیاری حفاظت کے لئے ہے اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ جہاد میں ابتداء نہ کی جائے کیونکہ خود ابتداء کرنے کی غرض بھی یہی مدافعت و حفاظت ہے کیونکہ غا ۔کے بغیر مزاحمت کا احتمال ہے۔" (ایضاً صفحہ 468)

دوسری طرف جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 13 برس تک مکہ میں اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ اخلاق کا درس بھی دیا۔ دلائل بھی دیئے۔ نیکی کا نمونہ بھی پیش کیا لیکن وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد آپؐ نے جب ہاتھ میں تلوار پکڑی تو دلوں سے بدی و شرارت کا زنگ اُتر گیا۔ حالانکہ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ دل اور تلوار کا بھلا کیا جوڑ لیکن مودودی صاحب نے اس حیرت انگیز بات کو پیش کیا ہے اور پھر لکھتے ہیں کہ اس تلوار کے زور سے اسلام نہایت سُرعت سے پھیلنا شروع ہوگیا۔

(الجہاد فی الاسلام، صفحہ:38-137)

اب ہم بتاتے ہیں کہ دیوبندی اور مودودی نے جہاد کے متعلق ایسے نظریے اپنی طرف سے پیش نہیں کئے بلکہ ازمنہ وسطیٰ کے فقہ کی کتب سے انہوں نے یہ نظریات پیش کئے ہیں۔ چنانچہ اشرف الوقایہ میں لکھا ہے کہ:

"جہاد حقوق اللہ ہے۔ شرعاً اس کا استعمال دین حق کی جانب بُلانے اور دین کا ثبوت کرنے والے سے قتال کے واسطے ہوتا ہے۔" (اشرف الوقایہ جلد دوم صفحہ 315)

فقہ کی کتاب قدوری میں جہاد کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"قتال جائز نہیں اُس سے جن کو نہ پہنچی ہو اسلام کی دعوت مگر دعوت دینے کے بعد اور مستحب ہے دعوت دینا اس کو جس کو پہنچ چکی ہو اسلام کی دعوت اور یہ واجب نہیں اگر وہ انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگ کر ان سے لڑائی کریں ان پر منجنیق لگادیں۔ آگ میں جلادیں ان پر پانی چھوڑ دیں ان کے درختوں کو کاٹ ڈالیں ان کی کھیتیاں اُجاڑ دیں۔" (الصبح النوری شرح اردو مختصر القدوری جلد نمبر 2 صفحہ 316)

اب جبکہ جہاد کے متعلق ایسے عقائد فقہ کی مستند کتب میں موجود ہیں اور مختلف فرقوں کے بانی علماء نے انہی سے یہ عقائد اخذ کر کے جہاد کے فتووں کو طبع کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ صرف نماز روزے سے کامیابی نہیں ملتی بلکہ کامیابی کے حصول کے لئے اصل چیز جہاد ہے اور جہاد یہ ہے کہ دین اسلام کی دعوت دینا بھی ضروری نہیں ہاں مستحب (پسندیدہ) ضرور ہے واجب نہیں اور جو اسلام سے انکار کرے تو اس کو تباہ و برباد کردو اور اگر اسلام لا کر ارتداد اختیار کرے تو اس کو اسلام میں واپس آنے کے لئے تین دن کی مہلت دو اور وہ بھی قید میں رکھ کر اگر نہ مانے تو اسلام سے بغاوت کے جرم میں قتل کردو۔ اب خود ہی سوچئے کہ اگر یہی چیز اسلام ہے تو پھر دہشت گردی کس چیز کا نام ہے؟۔

بد قسمتی یہ ہے کہ گزشتہ سو سال میں جہاد کے متعلق ان فتووں پر عمل غیروں پر تو کم ہی ہوا ہے ان فتووں سے اپنوں کی گردنیں زیادہ کٹی ہیں۔ چنانچہ پاکستان میں احمدیوں کے خلاف پھیلائی جانے والی دہشت گردی میں انہی فتووں کا کھل کر استعمال کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہم کسی قدر اس کا ذکر کریں گے۔

(منیر احمد خادم)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel.Fax:(0091)1872-220757
Tel.Fax:(0091)1872-221702
Tel. (0091)1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAT OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. RN61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian 143516 Dt.Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 Thursday 31st January 2008 Issue No. 5

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air 20Pounds or40 U.S.$
30 Euro
By Sea 10 Pounds or 20 U.S.$

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تا قیامت پیدا ہونے والے ہر شخص کے لئے مزکی ہیں اور اب کوئی شخص حقیقی تزکیہ حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ آپ کا دامن پکڑ کر آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر ایمان نہیں لاتا

کیا پاکستان کے قانون نے احمدیوں کی ترقیوں کو روک دیا ہے؟ وہ دیگر ممالک جو جماعت کی ترقی میں روک بن رہے ہیں یا ظالمانہ مخالفت کرر ہے ہیں ہم ان سے بھی کہتے ہیں کہ وہ جتنا چاہیں زور لگالیں بالآخر وہ جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکیں گے

ہم علیٰ وجہِ البصیرت اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جن کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی، آج دلوں کی پاکیزگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق سے وابستہ رہ کر ہونی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25رجنوری 2008 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیتِ قرآنی :

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ (بقرہ:130) کی تلاوت کی۔

ترجمہ : اے ہمارے ربّ تو اُن میں اُنہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو اُن پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور اُنہیں کتاب کی تعلیم دے اور اُس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ بھی کر دے یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

پھر فرمایا : سورہ بقرہ کی آیت نمبر 130 جس کی تلاوت کی گئی ہے اس میں فرمودہ ابراہیمی دُعا کے چوتھے پہلو یا اس عظیم رسول کی چوتھی خصوصیت کا ذکر کرونگا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک آئندہ تا قیامت رہنے والے اس عظیم نبی میں ہونی چاہئے تھیں ۔ اور یہ خصوصیت اس دعا میں یُزَکِّیْهِمْ کے الفاظ میں آئی ہے کہ وہ اپنے ماننے والوں کا تزکیہ کرے گا اگر دیکھا جائے تو ہر نبی جو اللہ تعالیٰ بھیجتا رہا ہے اس کا کام ایسی تعلیم دینا ہوتا ہے جو اس کے ماننے والوں کا تزکیہ کرے، تو پھر یہاں پر وہ کون سا خاص تزکیہ ہے؟۔ فرمایا: جیسا کہ میں پہلے خطبات میں بتا چکا ہوں کہ اس عظیم رسول پر اُترنے والی آیات بھی خاص مرتبہ کی حامل ہیں اور ایسی محکم ہیں کہ جن کا پہلی کسی شریعت میں ذکر نہیں ہوا اور یہ شریعت بھی ایسی عظیم الشان شریعت ہے کہ پہلے دن کی طرح آج بھی اسی طرح موجود ہے اور یہ تعلیم ایسی پُر حکمت ہے کہ اس کے ہر حکم کی دلیل بیان کی گئی ہے ۔ یہ بات ہمیں کسی دوسری شرعی کتاب میں نہیں ملتی ہے۔ پس اس دعا میں تزکیہ کے معیار مانگے گئے ہیں جو اس دُعا کے پہلے تین حصوں میں مانگے گئے تھے کہ جب تزکیہ ہو تو ایسے اعلیٰ معیار کا ہو کہ جس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ ہر زمانہ کی بُرائی سے پاک کرنے کا سامان اس میں ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تا قیامت پیدا ہونے والے ہر شخص کے لئے مزکی ہیں اور اب کوئی شخص حقیقی تزکیہ حاصل نہیں کرسکتا جب تک کہ آپ کا دامن پکڑ کر آپ کی لائی ہوئی تعلیم پر ایمان نہیں لاتا۔

زَكّٰى کے معنی بڑھانے، نشو نما دینے، تعداد میں بڑھانے اور پاک کرنے کے ہیں اور یہ تمام معانی اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو ملنے کے لئے دعا میں شامل ہیں ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :- یہاں پاک کرنے سے مراد نہ صرف دماغی پاکیزگی ہے بلکہ حکمت سکھا کر دلوں کو پاک کرنا مُراد ہے ۔ پس جہاں اس لفظ میں ظاہری پاکیزگی کے معنی پائے جاتے ہیں وہاں باطن کی پاکیزگی بھی مُراد ہے۔ پس ہمارا مقصود جہاں ظاہری پاکیزگی ہونا چاہئے وہاں باطنی پاکیزگی بھی ہمارا مقصود ہونا چاہئے تب ہی ہم اس مُزَکِّی حقیقی کی لائی ہوئی تعلیم سے حقیقی رنگ میں فیضیاب ہو سکتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک زندگی میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جو تزکیہ کا رنگ چڑھایا تھا وہ ہمیں نظر آ سکتا ہے۔ آپؐ نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان کو با اخلاق انسان بنایا اور پھر با اخلاق انسان سے با خدا انسان بنایا اور یہ انقلاب عظیم جو آپ نے پیدا کیا کہ شرابیں پینے والے خدا کے حضور جھکنے والے بن گئے، جہالت کے گڑھے میں گرے ہوئے لوگ معرفت کے خزانے کے وارث بن گئے اور خدا نے اپنی پاک رُوح ان میں پیدا کی، فرمایا یہ انقلاب ان میں ایک دن میں ہی پیدا نہیں ہو گیا، آہستہ آہستہ اس تعلیم سے وہ انقلاب آنے لگا ۔ جب ہم یہ نظارے دیکھتے ہیں تو ہمارے دل اس یقین سے بھر جاتے ہیں کہ اللہ کے یہ وعدے آج بھی ہم پورا ہوتے دیکھیں گے کہ جب اللہ نے اس مسیح و مہدی کو بھیج کر آج بھی اس عظیم انقلاب کا وعدہ فرمایا ہے۔ عارضی روکوں سے گھبرانا نہیں چاہئے ۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آج مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی ہم نے یہی نظارے دیکھے، ہمارا کام صرف یہ ہے کہ اس تزکیہ کو اپنے اُوپر لاگو کریں پھر دنیا جتنا چاہے روکیں لگائے ۔ کیا پاکستان کے قانون نے احمدیوں کی ترقیوں کو روک دیا ہے؟ ۔ ہر احمدی گواہ ہے کہ اِس تیزی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے ۔ اسی طرح وہ دیگر ممالک جو جماعت کی ترقی میں روک بن رہے ہیں یا ظالمانہ مخالفت کرر ہے ہیں ہم ان سے بھی کہتے ہیں کہ وہ جتنا چاہیں زور لگالیں بالآخر وہ جماعت کی ترقی کو روک نہیں سکیں گے ہم علیٰ وجہِ البصیرت اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہیں جن کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی تا کہ آپ اس اندھیرے زمانے میں دلوں کو پاک کریں اور انہیں روشنی بخشیں اور آج دلوں کی پاکیزگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق سے وابستہ رہ کر ہونی ہے۔ یہ مُزَکِّیٔ حقیقی کے عاشق صادق کی جماعت ہے۔ جہاں مخالفتیں ہو رہی ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ ان مخالفتوں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ۔ ایک مومن کا فرض ہے کہ ہر کی کے مضمون پر غور کرتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ فرمایا قرآن کریم اور احادیث سے چند ایک احکامات بیان کرتا ہوں جو دلوں کی پاکیزگی کے بارے میں بیان ہوئے ہیں ۔ اس میں پہلی بات یہ ہے کہ امراء کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مال و دولت کی وجہ سے ان کے دلوں میں سختی اور لالچ نہ پیدا ہو جائے ۔ دوسروں کے حق مار کر اپنے خزانے بھرنا اور ذرا ذرا سی باتیں بنا کر ملازمین کی تنخواہیں کاٹنے سے دلوں کی پاکیزگی پیدا نہیں ہو سکتی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکی بن کر سامنے آئے گا۔ حرص اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص اور کینہ نے پہلوں کو ہلاک کیا ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے کہ جو قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ اعمال لیکر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا مال کھایا ہوگا یا کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ پس ان مظلوموں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر اِن کے حقوق ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے اور اس طرح اس کو جنت کی جگہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

فرمایا: پس وہ لوگ جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور چندے بھی بڑھ چڑھ کر دیتے ہیں مگر دوسروں پر ظلم کرتے ہیں انکو اپنے متعلق خوب غور کر لینا چاہئے کہ غریبوں کو دیئے گئے اموال اور صدقات سے ہی حقیقی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا (توبہ:103) یعنی تُو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر، اس ذریعہ سے تُو

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں